روزنامہ
الفضل
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

جمعہ 26 دسمبر 2008ء 27 ذوالحج 1429 ہجری 26 فتح 1387 ہش جلد 58-93 نمبر 291

مکھی کے دو پر

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

جب تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر جائے تو اسے ڈبو لو اور پھر نکال دو کیونکہ مکھی کے ایک پر میں شفا اور دوسرے میں بیماری ہے۔

(صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب اذاوقع الذباب حدیث نمبر :3073)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یہ مرض (طاعون) پلیدی اور ناپاکی سے پیدا ہوتا ہے۔ جہاں اچھی طرح صفائی نہیں ہوتی اور مکان کی دیواریں بدنما اور قبروں کا نمونہ ہوتی ہیں۔ نہ روشنی کا انتظام ہوتا ہے' نہ تازہ ہوا آ سکتی ہے۔ وہاں عفونت کا زہریلا مادہ پیدا ہو جاتا ہے' جس کے باعث یہ بیماری پیدا ہو جاتی ہے۔ قرآن کریم میں جو آیا ہے۔(۔) کہ ہر ایک قسم کی پلیدی سے پرہیز کرو۔ ہجر دور چلے جانے کو کہتے ہیں۔ جس سے یہ معلوم ہوا کہ روحانی پاکیزگی چاہنے والوں کے لئے ظاہری پاکیزگی اور صفائی بھی ضروری ہے۔ کیونکہ ایک قوت کا اثر دوسری پر اور ایک پہلو کا اثر دوسرے پر ہوتا ہے۔

انسان کی دو حالتیں ہوتی ہیں۔ جو شخص باطنی طہارت پر قائم ہونا چاہتا ہے وہ ظاہری پاکیزگی کا بھی لحاظ رکھے۔ پھر ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) (البقرہ:223) یعنی جو لوگ باطنی اور ظاہری پاکیزگی کے طالب ہیں۔ میں ان کو دوست رکھتا ہوں۔ ظاہری پاکیزگی باطنی طہارت کی ممد اور معاون ہے۔ اگر انسان اسے ترک کر دے اور پاخانہ پھر کر بھی طہارت نہ کرے' تو باطنی پاکیزگی پاس بھی نہیں پھٹکتی۔ پس یاد رکھو کہ ظاہری پاکیزگی اندرونی طہارت کو مستلزم ہے۔ اس لئے لازم ہے کہ کم از کم جمعہ کے دن ضرور غسل کرے۔ ہر نماز میں وضو کرے۔ جماعت کھڑی ہو تو خوشبو لگائے۔ عیدین اور جمعہ میں جو خوشبو لگانے کا حکم ہے وہ اسی بنا پر قائم ہے۔ اصل وجہ یہ ہے کہ لوگوں کے اجتماع کے وقت عفونت کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اس لئے غسل کرنے اور صاف کپڑے پہننے اور خوشبو لگانے سے سمیت (زہر) اور عفونت سے روک ہوگی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے زندگی میں یہ قانون مقرر کیا ہے۔ ویسا ہی قانون مرنے کے بعد بھی رکھا ہے۔

(ملفوظات جلد اول ص 164)

امۃ المنان سکالرشپ
برائے فائن آرٹس

❁ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری کے ساتھ امسال نظارت تعلیم کے تحت ایک اور سکالرشپ ''امۃ المنان سکالرشپ'' جاری کیا جارہا ہے۔ یہ سکالرشپ صرف ان طالبات کے لئے ہوگا جنہوں نے امسال HEC سے منظور شدہ کسی ادارے میں بیچلر (فائن آرٹس) میں داخلہ لیا ہو۔ ہر سال دو طالبات کو یہ سکالرشپ دیا جائے گا۔ ایسی طالبات سے درخواست ہے کہ وہ سادہ کاغذ پر بنام ناظر تعلیم اپنی درخواست مکرم صدر صاحب/مکرم امیر صاحب کی تصدیق، انٹرمیڈیٹ کے رزلٹ کارڈ کی فوٹو کاپی، بیچلر (فائن آرٹس) میں داخلہ کا ثبوت کے ساتھ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو ارسال فرمائیں۔ یہ سکالرشپ صرف طالبات کیلئے ہے۔ درخواست بھجوانے کی آخری تاریخ 31 دسمبر 2008ء ہے۔ قواعد اور مزید تفصیلی معلومات نظارت تعلیم سے لی جاسکتی ہیں۔ فون نمبر:047-6212473

(نظارت تعلیم)

نمایاں اعزاز

❁ مکرم ڈاکٹر ناصر احمد وڑائچ صاحب احمد نگر تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے خاکسار کی بیٹی مکرمہ فلزہ ناصر صاحبہ کو امسال سرگودھا یونیورسٹی کے قیام کے بعد پہلے کانووکیشن منعقدہ 10 نومبر 2008ء میں ایم اے ہسٹری میں نمایاں پوزیشن لینے پر گولڈ میڈل اور کیش پرائز سے نوازا گیا ہے۔ انہیں یہ گولڈ میڈل گورنر پنجاب نے پہنایا۔ عزیزہ اس یونیورسٹی کی پہلی احمدی طالبہ ہیں جنہیں یہ اعزاز پانے کی توفیق ملی۔ موصوفہ مکرم محمد صادق وڑائچ صاحب چک نمبر L-5/3 جھنگ کی پوتی اور مکرم جان محمد صاحب احمد نگر کی نواسی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں یہ اعزاز مبارک کرے اور مزید دینی و دنیاوی ترقیات سے نوازتا چلا جائے۔ آمین

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل وجواہر نمبر 513

روحانی تصرف کا علمی کرشمہ

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی راوی ہیں کہ ''ایک دفعہ مولوی محمد احسن صاحب امروہی، مولوی عبدالرحیم صاحب میرٹھی، چند اور احباب اور خاکسار حضرت مسیح موعود کے پاس بیٹھے تھے۔ حضور نے ایک اردو عبارت سنا کر فرمایا کہ اس مضمون کی مجھے یاد ہے کہ ترمذی شریف میں ایک حدیث ہے اور ترمذی شریف جو عربی میں تھی منگوا کر مولوی محمد احسن صاحب کو دی کہ اس میں سے نکالیں۔ مولوی صاحب موصوف علم حدیث میں بہت کامل سمجھے جاتے تھے۔ انہوں نے بہت دیر تک دیکھ کر فرمایا کہ حضور اس میں تو یہ حدیث نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا۔ مولوی عبدالرحیم صاحب کو کتاب دے دو۔ ان کو بھی وہ حدیث نہ ملی۔ پھر آپ نے فرمایا۔ منشی صاحب یعنی خاکسار کو دے دو۔ میں نے کتاب کھول کر دو تین ورق ہی الٹے تھے کہ وہ حدیث نکل آئی اور میں نے حضور کی خدمت میں پیش کر دی کہ حدیث تو یہ موجود ہے آپ اسے پڑھتے رہے اور مولوی محمد احسن صاحب بہت حیران ہو کر مجھ سے کہنے لگے کہ آپ بڑے فقیہ ہیں۔ میں نے کہا کہ میری فقاہت اس میں کیا ہے۔ یہ حضور کا تصرف ہے۔''

(سیرت المہدی جلد دوم صفحہ 81)

گھر میں چلہ کشی اور الٰہی بشارات

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے قلم مبارک سے ایک نایاب تحریر

''خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا سلطان احمد صاحب نے بواسطہ لجنہ اماء اللہ قادیان بذریعہ تحریر بیان کیا کہ میری پھوپھی صاحبہ (حضرت مصلح موعود کی تائی) نے ہمیں بتایا کہ ایک بار حضرت صاحب چالیس دن تک ایک کمرہ میں رہے۔ گھر والے کچھ کھانا بھیج دیتے کبھی آپ کھا لیتے کبھی نہ کھاتے۔ جب چالیس دن کے بعد باہر تشریف لائے تو آپ نے فرمایا۔ خدا تعالیٰ نے مجھے فرمایا ہے کہ ''جو بھی دنیا کی نعمتیں ہیں وہ میں سب تم کو دوں گا۔ دور دراز ملکوں سے لوگ تیرے پاس آویں گے۔'' تو ہم سب ہنستے تھے۔ اب دیکھو وہ سب باتیں پوری ہو گئیں۔''

(سیرت المہدی جلد دوم ص 207)

حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

میں بھی ہوں تیرے نشانوں سے جہاں میں اک نشان
جس کو تو نے کر دیا ہے قوم و دیں کا افتخار

قبول حق کی دلچسپ سرگذشت

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

''مراد خاتون صاحبہ اہلیہ محترمہ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم نے بواسطہ لجنہ اماء اللہ قادیان بذریعہ تحریر بیان کیا کہ ہمارے گھر میں پرانے رسم و رواج اور پردہ کی بڑی پابندی تھی۔ کنواریوں کو سخت پابندی سے رکھا جاتا تھا۔ اچھی وضع کے کپڑے، مہندی، سرمہ اور پھول وغیرہ کا استعمال ان کے لئے ناجائز تھا۔ ایک مرتبہ بھائی صاحب چھوٹے بھائیوں کے واسطے کوٹوں کا کپڑا لائے۔ میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ میں بھی اس کی صدری بنا سکتی، بچپن کی بات تھی۔ اللہ تعالیٰ کا معاملہ بھی بچوں سے اسی طرح کا علیٰ قدر مراتب ہوتا ہے۔ میں نے خیال کیا کہ اگر حضرت صاحب سچے ہیں تو خدا کرے اس کپڑے میں سے کوٹوں کی وضع کے بعد میری صدری کے قابل کپڑا بچ جاوے۔ چنانچہ جب کپڑا بچ گیا تو میں حیران تھی۔ میرا دل صدری پہننے کو چاہتا تھا مگر زبان نہیں کھول سکتی تھی۔ پھر میں نے دعا کی اگر حضرت مرزا صاحب سچے ہیں تو میری صدری بن جائے اور ڈرتے ڈرتے اماں جی سے کہا کہ میں اس کی صدری بنا لوں؟ یہ سن کر وہ سخت خفا ہونے لگیں کہ لڑکیاں بھی کبھی صدری پہنا کرتی ہیں؟ اس پر والدہ صاحبہ نے وہ کپڑا میری طرف پھینک دیا۔ میں نے کاٹ کر کے شام تک اس کی صدری سی لی۔ جس میں دو جیب بنا لئے تھے۔ جب اس کو پہنا تو خیال ہوا کہ جیب خالی نہ ہونا چاہئے اس پر پھر خیال آیا کہ اگر حضرت مرزا صاحب سچے ہیں تو مجھے کہیں سے ایک روپیہ بھی مل جاوے۔ اللہ کریم نے اس کو بھی پورا کر دیا۔ مجھے ایک روپیہ بھائی نے خود ہی دے دیا۔''

(سیرت المہدی جلد دوم ص 210)

زلزلہ کانگڑہ 1905ء اور ''الدار'' کا منظر

بیان حضرت ام ناصر:۔

''جب بڑا زلزلہ آیا صبح کا وقت تھا۔ یکا یک شور و غل کی آوازیں آئیں اور جھٹکے شروع ہو گئے۔ ہم اس وقت گھر میں وہ کمرہ جو کنوئیں کے اوپر تھا اور اب گرا دیا گیا ہوا ہے، اس میں تھے۔ نوکریں باہر سے دروازہ کھٹکھٹاتیں کہ دروازہ کھول کر باہر نکلو۔ حضرت خلیفہ ثانی چارپائی پر دروازہ کھولنے کی کوشش فرماتے مگر جھٹکوں کے باعث کھول نہیں سکتے تھے۔ کنڈی کنڈے سے کچھ ہی پیچھے ہٹاتے تھے کہ زلزلہ کے جھٹکے سے ہاتھ چھوٹ جاتا اور حلقہ پیچھے ہٹ جاتا۔ کئی بار ایسا ہوا۔ بمشکل کنڈی کھولی۔ سردی بھی لگ رہی تھی۔ میں نے پردہ کے واسطے چادر اٹھانی چاہی مگر میاں صاحب نے میرا ہاتھ پکڑ کے مجھے جلدی سے باہر کھینچ لیا۔ وہاں آنگن کی کنڈی بند تھی اسے بمشکل کھولا۔ حضرت مسیح موعود اور سب خدا کے حضور سجدہ میں گرے پڑے تھے۔

(سیرت المہدی جلد دوم ص 255)

☆......☆......☆

سالانہ سائنس و آرٹ نمائش 2008ء

(مریم گرلز ہائی سکول ربوہ)

صد سالہ خلافت جوبلی کے بابرکت سال میں مورخہ 4 دسمبر 2008ء کو مریم گرلز ہائی سکول ربوہ میں سالانہ سائنس و آرٹ نمائش کا انعقاد کیا گیا۔ مکرم پرنسپل صاحب نصرت جہاں اکیڈمی انگلش میڈیم نے صبح 11:00 بجے نمائش کا باقاعدہ افتتاح کیا اور دعا کروائی۔ سائنس و آرٹ نمائش کا علیحدہ علیحدہ اہتمام کیا گیا تھا۔ مکرم مہمان خصوصی نے سائنس کے مختلف شعبہ جات کے ماڈلز اور Scenes کا دلچسپی سے وزٹ کیا۔ جن میں خلافت احمدیہ (ہجرت، مراکز) صحرائے عرب، مریم گرلز ہائی سکول (ماضی حال مستقبل) میوزیم، پلانٹیریم اور World map قابل ذکر ہیں۔ طالبات نے ماڈلز کی Explanation پر اعتماد انداز میں کی اور مہمانان گرامی کے سوالات کے جوابات دیئے۔ اسی طرح آرٹ گیلری میں طلبہ کی ہاتھ سے بنی ہوئی مختلف اشیاء، ڈرائی فلاور ارینجمنٹ اور آرٹ کے دیگر نمونہ جات کا وزٹ کیا اور طلبہ کی کاوشوں کو سراہا۔ نیز مینا بازار کا بھی انعقاد کیا گیا اور مختلف پروگرامز (ٹیبلو، منظوم ڈرامہ، پی ٹی شو، قوالی، فینسی ڈریس شو) پیش کئے گئے۔ سٹالز کو Scenes (موسموں) کی شکل دی گئی اور اسی مناسبت سے کھانے پینے کی اشیاء کا اہتمام کیا گیا۔ ہر سٹال نے مہمانوں کو منفرد انداز میں صد سالہ خلافت جوبلی کی مبارکباد پیش کی۔ علاوہ ازیں سٹالز پر مہمانوں اور زائرین کے بیٹھنے کا معقول انتظام کیا گیا تھا۔

مہمانان گرامی میں ہیڈ مسٹریسز وسٹاف سکولز نظارت تعلیم کے علاوہ دیگر سکولز کی ہیڈ مسٹریسز وسٹاف نے بھی نمائش کا وزٹ کیا نیز امہات اور طالبات کی ایک کثیر تعداد نے دلچسپی سے نمائش دیکھی اور مینا بازار کے پروگرامز سے لطف اٹھایا۔ نمائش کا وزٹ کرنے کے بعد جملہ مہمانان کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

(پرنسپل مریم گرلز ہائی سکول ربوہ)

مفید معلومات

پاکستان نٹ ویئر ٹریننگ انسٹیٹیوٹ کے تحت امپورٹ ایکسپورٹ مینجمنٹ کے کورسز ہو رہے ہیں۔ معلومات کیلئے 150 علی بلاک، گارڈن ٹاؤن لاہور، فون:042-5880823,5911365 پر رابطہ کریں

معدنی کوئلہ (برائے بھٹہ جات و دیگر انڈسٹریز) کی خرید و فروخت کے کام کے سلسلہ میں راہنمائی حاصل کریں۔ رابطہ کیلئے۔

مرزا فاروق احمد:0300-8589802
مبشر احمد صاحب:0300-8382963
مکان نمبر 113 نصرت کالونی دارالفتوح جنوبی ربوہ
چوہدری مبشر احمد
USA:001-571-748-4871
VA ZIP CODE 20120
chaudhry_mubasher@yahoo.com

نوٹ: مزید معلومات کیلئے مورخہ 14 دسمبر 2008ء کا روزنامہ ڈان ملاحظہ کریں۔

(نظارت صنعت وتجارت)

داخلہ دارالصناعہ

دارالصناعہ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ میں درج ذیل ٹریڈز میں داخلے جاری ہیں۔

مارننگ سیشن

1۔ آٹو مکینک
2۔ ریفریجریشن وائیر کنڈیشننگ
3۔ ووڈ ورک (کارپینٹر)

ایوننگ سیشن

1۔ آٹو الیکٹریشن
2۔ جنرل الیکٹریشن
3۔ پلمبنگ

داخلہ فارم کے حصول و دیگر معلومات کیلئے دفتر دارالصناعہ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ 2 5 / 7 2 دارالعلوم وسطی ربوہ رفون نمبر 047-6002033 سے رابطہ کریں۔

☆ کلاسز کا آغاز یکم جنوری 2009ء سے ہوگا۔
☆ نشستوں کی تعداد محدود ہے۔
☆ بیرون ربوہ طلباء کیلئے ہوسٹل کا انتظام موجود ہے۔
☆ والدین سے گزارش ہے کہ اپنے بچوں کو ادارہ میں داخل کروائیں۔
☆ تمام طلباء جو ادارہ ہذا سے کورسز مکمل کر چکے ہیں ان کی اسناد آ چکی ہیں۔ لہٰذا ان سے درخواست ہے کہ اپنی اسناد دفتر ہذا سے حاصل کریں۔

(نگران دارالصناعہ)

☆......☆......☆

الفضل کی توسیع اشاعت میں ہمارے ساتھ تعاون کریں۔ (مینیجر الفضل)

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت-/5 روپے

نظام عدل کی دینی تعلیم اور اس کے قیام کی اہمیت

اللہ تعالیٰ نے نظام عالم کو قائم رکھنے کے لئے پہلے عدل کا حکم دیا اور اس کے بعد احسان کی تاکید کی

مکرم کریم ظفر ملک صاحب ابن حضرت مولانا ظہور حسین صاحب مربی روس

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

بے شک اللہ تعالیٰ عدل اور احسان کا حکم دیتا ہے۔(النحل:91)

یہ وہ عظیم اور غیر مبدل تعلیم ہے جو دین حق کا طرۂ امتیاز ہے اور آج کی متمدن دنیا کا مقبول ترین نعرہ بھی یہی بن گیا ہے بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ اِس کی ضرورت اور اہمیت کو موجودہ دنیا نے شدت سے محسوس کیا ہے۔ اے کاش! آج کی متمدن کہلانے والی دنیا تاریخ عالم کے اس دور کو دیکھنے کی زحمت گوارا کرتی ہوئی اُس عظیم انقلاب کو دیکھتی جو آج سے 14 سو سال قبل رونما ہوا۔ جب دنیا کو اُس دلکش اور دلربا نظارے کو دیکھنے کا موقعہ ملا کہ نہ غلام، غلام رہا، نہ مالک، مالک رہا، نہ دولت مند اپنی دولت کو کچھ سمجھتا تھا اور نہ غریب کو احساس محرومی تھا۔ ہاں اسی دور کی بات کرتا ہوں جس کا آغاز خدا کے حبیب محمد مصطفیٰ ﷺ کے طفیل ہوا۔ انسانی سماج کو عدل وانصاف اور آزادی ومساوات کے روح پرور نظارے دیکھنے کو ملے اور آج تاریخ کے سینہ میں وہ محفوظ ہیں اور ہمیں دعوت فکر دیتے ہیں۔

عدل و انصاف، آزادی و مساوات کی آبیاری میں ہمارے آقا ومطاع سیدنا ومولانا محمد مصطفیٰ ﷺ کا اُسوہ بین الاقوامی برادری میں آفاقی اور لافانی ہے۔ اسلام نے اس کے لیے انتہائی مضبوط اور غیر مبدل اصول نہ صرف وضع کیے بلکہ عملاً لوگوں کے سامنے کر کے اپنا لازوال اُسوہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے ذریعہ مشعل راہ کے طور پر چھوڑا ہے۔

مضمون کو سمجھنے کے لیے عدل کے معنے اور احسان کی حقیقت کو جاننا ضروری ہے۔

عدل کیا ہے؟

کسی چیز کو یا کسی بوجھ کو دو برابر حصوں میں ایسے طور سے بانٹنا کہ اُن دو میں سے کسی میں ذرا بھی کمی بیشی نہ ہو۔ اس کو عربی میں عدل کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ عدل قانون کا اقتضا ہے یعنی عدل قانون کے تحت آتا ہے جبکہ احسان درگزر کرنے کا نام ہے۔ یا احسان عدل کے تقاضوں کو پورا کرنے کے بعد جو چیز ازراہِ شفقت ہو احسان کے ذیل میں آتی ہے۔

اہمیت وافادیت

اللہ تعالیٰ نے نظام عالم کو قائم رکھنے کے لیے پہلے عدل کا حکم دیا اور اُس کے بعد احسان کی تاکید کی۔ پس دین کا نظام عدل اُن سب اقدار کی آبیاری کرتا ہے اور اُن کو ایسے سنوارتا ہے جو ایک حسین اور خوبصورت معاشرے کو جنم دے سکیں۔ جہاں ہر کسی کو بلالحاظ مذہب وملت یکساں فائدہ ہو۔ چنانچہ معاشرتی زندگی میں عدل وانصاف کی ضرورت واہمیت سے کسی کو انکار نہیں ہے۔ گھریلو زندگی سے لے کر ایوانِ اقتدار تک ان سنہری اصولوں کی شدت سے ضرورت ہے جو اسلام اور بانی اسلام آقائے دوجہاں سیدِ وُلدِ آدم حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے وضع فرمائے ہیں اور ان اصولوں پر عمل پیرا ہوئے بغیر ایک خوبصورت اور حسین معاشرہ قائم ہو ہی نہیں سکتا اور نہ ہی اس کے بغیر عدل وانصاف کا تصور ہی کیا جاسکتا ہے۔

قیام عدل میں سفارش، دولت مند ہونا، خاندان کا اونچا ہونا، اثر ورسوخ وغیرہ باتوں کی اہمیت اور دخل کی کوئی گنجائش نہیں ہے جو آج کے زمانے کا طرۂ امتیاز ہے۔

ایک لازوال مثال

دین حق ایک آفاقی مذہب ہے اور خدا تعالیٰ کا آخری دین ہے لہٰذا ان باتوں کی یہاں کوئی وقعت اور قدر نہیں ہے۔ وقعت اور قدر و قیمت اگر ہے تو وہ تقویٰ اور خدا خوفی کی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اپنے عملی نمونہ کا مظاہرہ کرتے ہوئے تمام دنیا کے لیے ایک لازوال مثال قائم کی ہے۔ وہ اس طرح کہ ایک دفعہ قبیلہ بنی مخزوم کی ایک عورت نے چوری کی اور پکڑی گئی۔ اسامہ بن زیدؓ جن سے آنحضرت ﷺ بہت محبت رکھتے تھے کو بعض لوگوں نے آپؐ کی خدمت میں سفارش کے لیے بھجوایا۔ آپؐ نے اسامہؓ کو مخاطب کر کے فرمایا:

اے اُسامہ! کیا تم حدود خداوندی میں سفارش کرتے ہو۔ پھر آپؐ کھڑے ہوگئے اور حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ تم سے پہلی امتیں اس لیے ہلاک اور گمراہ ہوئیں کہ جب کوئی معزز آدمی کوئی جرم کرتا تو اُس سے درگزر کرتے اور اسے چھوڑ دیتے اور جب کوئی کمزور اور بے سہارا جرم کرتا تو اُسے سزا دیتے۔ خدا کی قسم اگر محمدؐ کی بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو میں اُس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔ (بخاری کتاب الحدود)

جنگ بدر کا واقعہ

جنگ بدر کے موقعہ پر جن کفار کو مسلمانوں نے قید کر لیا تھا اُن میں حضرت عباسؓ بھی شامل تھے۔ چونکہ وہ نازونعم میں پلے ہوئے تھے، اس لیے جب انہیں رسیوں سے جکڑا گیا تو انہوں نے شدت تکلیف سے کراہنا شروع کر دیا۔ آنحضرت ﷺ کو جب اُن کے کراہنے کی آواز آئی تو آپؐ بے چین ہوگئے۔ صحابہؓ نے محسوس کیا کہ اس کی وجہ حضرت عباسؓ کے کراہنے کی آواز ہے۔ چنانچہ وہ چپکے سے اٹھے اور حضرت عباسؓ کی رسیاں ڈھیلی کر دیں۔ اس پر اُن کے کراہنے کی آواز بند ہوگئی۔ جوں ہی آپؐ نے محسوس کیا کہ اب آوازیں نہیں آرہی ہیں تو آپؐ نے صحابہؓ سے دریافت کیا کہ آخر کیا بات ہے آوازیں کیوں بند ہوگئیں؟ صحابہؓ نے عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ آپؐ کی بے چینی کو دیکھ کر ہم نے عباس کی رسیاں ڈھیلی کر دیں۔ آپؐ نے فرمایا یہ انصاف کے خلاف ہے۔ جاؤ سب قیدیوں کی رسیاں ڈھیلی کر دو۔

(سیرت ابن ہشام، واقعات بدر)

انسان کا بنیادی حق

یہ وہ عدل وانصاف ہے جس کی اِس زمانے کو ضرورت ہے۔ یہ وہ عدل وانصاف ہے جو ہمارے آقا محمد ﷺ نے قائم فرمایا اور جو اسلام کے عالمگیر نظامِ عدل کا آئینہ ہے اور یہ وہ تعلیم ہے جس کا حق اسلام نے ہر انسان کو دیا ہے اور یہی وہ حق ہے جو اسلام نے ہر انسان کا بنیادی سطح پر نہ صرف تسلیم کیا ہے بلکہ اس کے مطابق عمل بھی ہوتا رہا ہے۔ انسان کا تعلق کسی ذات سے ہو یا کسی برادری سے ہو یا کسی ملک یا قوم سے ہو، کسی دوسرے انسان کو کسی کے حق کو سبوتاژ کرنے کی اسلام اجازت نہیں دیتا۔ اللہ تعالیٰ قرآن حکیم میں فرماتا ہے:

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کے لیے انصاف کی گواہی دینے والے بن کر کھڑے ہو جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں انصاف کرنے سے نہ روکے۔ پس انصاف سے کام لو۔ یہی تقویٰ کے قریب ہے۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرو بے شک اللہ تعالیٰ باخبر ہے اس چیز سے جو تم کرتے ہو۔ (سورۃ المائدہ:9)

دشمنوں سے عدل کی نصیحت

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

’’خدا تعالیٰ نے عدل کے بارے میں جو بغیر سچائی پر پورا قدم مارنے کے حاصل نہیں ہوسکتا فرمایا ہے کہ دشمن قوموں کی دشمنی تمہیں انصاف سے مانع نہ ہو۔ انصاف پر قائم رہو کہ تقویٰ اسی میں ہے۔ اب آپ کو معلوم ہے کہ جو قومیں ناحق ستاویں اور دکھ دیویں اور خوں ریزیاں کریں اور تعاقب کریں اور بچوں اور عورتوں کو قتل کریں جیسا کہ مکہ والے کافروں نے کیا تھا اور پھر لڑائیوں سے باز نہ آویں ایسے لوگوں کے ساتھ معاملات میں انصاف کے ساتھ برتاؤ کرنا کس قدر مشکل ہوتا ہے۔ مگر قرآنی تعلیم نے ایسے جانی دشمنوں کے حقوق کو بھی ضائع نہیں کیا اور انصاف اور راستی کے لیے وصیت کی ...... مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ دشمن سے مدارات سے پیش آنا آسان ہے مگر دشمن کے حقوق کی حفاظت کرنا اور مقدمات میں عدل و انصاف کو ہاتھ سے نہ دینا یہ بہت مشکل اور فقط جوانمردوں کا کام ہے۔ اکثر لوگ اپنے شریک دشمنوں سے محبت تو کرتے ہیں اور میٹھی میٹھی باتوں سے پیش آتے ہیں مگر ان کے حقوق دبا لیتے ہیں۔ ایک بھائی دوسرے بھائی سے محبت کرتا ہے اور محبت کے پردہ میں دھوکا دے کر اُس کے حقوق دبا لیتا ہے۔ مثلاً اگر زمیندار ہے تو چالاکی سے اس کا نام کاغذات بندوبست میں نہیں لکھواتا اور یوں اتنی محبت کہ اس پر قربان ہوا جاتا ہے۔ پس خدا تعالیٰ نے اس آیت میں محبت کا ذکر نہ کیا بلکہ معیار محبت کا ذکر کیا کیونکہ جو شخص اپنے جانی دشمن سے عدل کرے گا اور سچائی اور انصاف سے درگزر نہیں کرے گا وہی ہے جو سچی محبت بھی کرتا ہے۔‘‘

(تفسیر حضرت مسیح موعود سورۃ المائدہ زیر آیت نمبر 9)

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی سورۃ نحل کی آیت 91 کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

’’عدل کے معنی برابری کے ہوتے ہیں۔ یعنی انسان دوسرے سے ایسا سلوک یا معاملہ کرے جیسا کہ اس کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ اس پر ظلم کیا جاتا ہے تو وہ اتنا بدلہ لے سکتا ہے جتنا ظلم ہوا ہے مگر اس سے زیادہ سختی نہیں کرسکتا۔ اس سے کوئی شخص حسن سلوک کا معاملہ کرتا ہے تو اس کا بھی فرض ہے کہ کم سے کم اتنا حسنِ سلوک اس سے کرے۔

(تفسیر کبیر جلد چہارم ص220)

اللہ تعالیٰ سے عدل کرنے کے معنی

اللہ تعالیٰ سے عدل کرنے کے یہ معنے ہیں کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ نیک معاملہ کیا ہے یہ بھی اس کا حق ادا کرے اور اپنے وجود سے اللہ تعالیٰ کے لیے اعتراضات کے مواقع پیدا نہ کرے۔ اسی طرح یہ کہ اس کا حق غیر اللہ کو نہ دے اور شرک میں مبتلا نہ ہو کیونکہ شرک کرنا گویا خدا تعالیٰ کا حق چھین کر دوسرے کو دینا ہے اور یہ ظلم ہے۔ اسی وجہ سے قرآن کریم میں شرک کا نام ظلم بھی رکھا گیا ہے۔ پس خدا کا بیٹا یا بیوی یا اس کے شریک قرار دینا عدل نہیں بلکہ ظلم ہے۔ کیونکہ ظلم اسی کو کہتے ہیں کہ ایک کا حق کسی اور کے سپرد کر دیا جائے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی صفات کو اپنی طرف منسوب کر لینا یہ بھی عدل کے خلاف ہے مثلاً شریعت کا بنانا اور الہام الٰہی کا بھیجنا خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ اب اگر کوئی شخص خود ہی شریعت بنانے کا مدعی بن بیٹھے یا

الہام نازل کرنے کا جیسا کہ بہاء اللہ وغیرہ نے کیا تو وہ عدل کو توڑتا ہے۔ اگر انسان خدا تعالیٰ کے ساتھ عدل کرے تو شرک کفر اور نافرمانی سب مٹ جائیں۔''
(تفسیر کبیر جلد 4 صفحہ 221,220)

دین حق نے بلالحاظ مذہب و ملت، ذات اور پات، علاقہ اور قوم کے عدل و انصاف کی ایسی راہیں متعین کر دیں جہاں ہر کسی کو انصاف و عدل مل کر رہے گا۔ اے کاش! مومنوں کو یہ توفیق ملے کہ وہ دین کی اس سنہری تعلیم کو اہل دنیا پر کھولنے کی توفیق پاویں اور اہل دنیا اس تعلیم سے استفادہ کرنے والے بنیں۔

عدل کی دینی تعلیم

عدل و احسان اور انصاف کی لازوال دینی تعلیم معاشرے کے ہر طبقے بلکہ ہر فرد کے لیے ایک جیسی ہے۔ کوئی حد بندی نہیں۔ افسر ہو یا ماتحت، طاقتور ہو یا کمزور، بے اختیار ہو یا با اختیار عدلیہ کے سامنے سب ایک ہی صف میں کھڑے ہیں۔ قانون ہر کسی کے لیے ایک جیسا ہے۔ عدل کا اطلاق علمی وفکری قوتوں کی یکسانیت، سماجی ربط وضبط کے ہمہ جہت پہلوؤں صلہ رحمی، بادشاہ اور رعایا کے حقوق، بلاامتیاز رنگ و نسل، زبان، علاقیت، پیشہ وحرفت پر ایک جیسا مؤثر ہے۔ مذاہب کا اختلاف عدل کی فراہمی میں قطعاً روک نہیں بن سکتا۔

رسول اللہ ؐ کا نمونہ

چنانچہ تاریخ اسلام میں ایسے بے شمار واقعات ملتے ہیں جو انسانیت کے لیے مشعل راہ ہیں۔ آنحضرت ﷺ کی سیرت کے دو حصے ہیں۔ ایک نبوت سے پہلے کا دور اور ایک نبوت سے سرفراز ہونے کے بعد کا۔ نبوت سے پہلے کے دور میں بھی آپ کی سیرت صاف و پاک اور ہر قسم کے جور و جبر اور دیگر دنیاوی آلائشوں سے مبرا تھی۔ آپؐ نے اپنی قوم کے سامنے واشگاف الفاظ میں اس بات کا اعلان کیا کہ میں نے اپنی عمر کا بیشتر حصہ آپ لوگوں میں گزارا۔ کیا تم نے کبھی میری زندگی میں کوئی ایسی بات دیکھی جو ناپسندیدہ ہو (یونس:17)۔ چنانچہ اس دور میں بھی آپؐ نے عدل و انصاف اور احسان کرنے کے اعلیٰ اخلاق و کردار کو ہاتھ سے نہ چھوڑا۔

حلف الفضول

حلف الفضول میں آپؐ اس لیے شامل ہوئے تھے کہ غرباء کو عدل و انصاف مہیا کرائیں چنانچہ ایک مرتبہ جب کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نبوت کے مقام سے سرفراز فرما چکا تھا۔ ایک شخص آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اسے کسی مشرک نے شرارتاً آپ کے پاس بھیجا تھا۔ اس نے ایک اونٹ ابوجہل کو بیچا تھا اور ابوجہل اس کی رقم دینے میں ٹال مٹول کرتا رہتا تھا۔ اس مشرک نے بطور شرارت کہا کہ محمد تمہارا حق دلوا سکتا ہے۔ وہ حلف الفضول میں مظلوموں کے حقوق کی پاسداری کا عہد کر چکا ہے۔ اس مشرک کے دل میں تو یہ تھا کہ محمدؐ جب ابوجہل کے پاس جائیں گے تو ان کی رسوائی ہوگی، مگر جب اس مظلوم کی مدد کے لیے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کھڑے ہوئے اور ابوجہل کو جا کر اُس شخص کی رقم دینے کا کہا تو ابوجہل گھر میں گیا اور رقم لا کر اس شخص کے سپرد کر دی جس پر وہ بہت خوش ہوا۔ ادھر جب ابوجہل کے ساتھیوں نے یہ نظارہ دیکھا تو حیران رہ گئے اور اس سے پوچھا کہ تم نے یہ کیا کیا؟ اس پر ابوجہل نے کہا کہ جب محمد نے مجھ سے اس شخص کی رقم کا مطالبہ کیا تھا میں نے دیکھا کہ دو مست اونٹ اس کے پیچھے کھڑے ہیں اور مجھے ڈر تھا کہ اگر میں نے انکار کیا تو وہ مجھے نقصان پہنچائیں گے اس لیے میں نے بے چون و چرا رقم لا کر رقم کا مطالبہ کرنے والے کے سپرد کر دی۔ (سیرت ابن ہشام)

عدل و انصاف کی پیاری تعلیم

اس طرح کے بہت سارے واقعات تاریخ اسلام میں مندرج رہتی دنیا تک لوگوں کو دعوت فکر و تدبر دیتے رہیں گے۔ نبوت کے مقام پر سرفراز ہونے کے بعد آپؐ نے خدا تعالیٰ سے ایسی تعلیم پائی کہ آپ کی ذات اقدس میں خدا تعالیٰ کا چہرہ نظر آنے لگا۔ آپؐ کا یہ بنیادی فریضہ قرار پایا جو اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی فطرت میں نبوت ملنے سے پہلے ودیعت فرمایا تھا کہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں۔ چنانچہ ایسے ہی ہوا۔ آپ ہر قسم کے کمالات انسانی ختم ہوئے آپ نے عدل و انصاف، احسان و پیار کی ایسی تعلیم لوگوں کو دی جو قیامت تک دائم و قائم رہے گی۔ آپ سے تربیت یافتہ صحابہؓ تو آسمان ہدایت کے ستارے ثابت ہوئے۔ اُن میں سے ہر فرد اعلیٰ کردار، اعلیٰ اخلاق، عدل و احسان میں یکتائے روزگار مقام رکھتا تھا۔ اُن سب نے ضرورت پڑنے پر عدل و انصاف کے بہترین اور رہبر نمونے چھوڑے ہیں۔

حضرت عمرؓ کا عدل

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت کا واقعہ ہے کہ آپؓ نے ایک ذمی کو دیکھا کہ لوگوں سے بھیک مانگ رہا ہے۔ حضرت نے اس سے بھیک مانگنے کی وجہ دریافت کی۔ اُس نے جواب دیا کہ میرے ذمہ جزیہ کی رقم بقایا ہے۔ اُس پر آپؓ نے اُسے کہا کہ تمہارے ساتھ انصاف نہیں ہو رہا ہے۔ ہم نے تیری جوانی میں تجھ سے فائدہ اٹھایا۔ اب بڑھاپے میں تجھے زمانہ کے سپرد نہیں کر سکتے۔ آپؓ اسے بیت المال میں لے گئے اور وہاں جو کچھ تھا اُس میں سے اسے دیا اور پھر حکم جاری کیا کہ غیر مسلم ضرورت مند کو بیت المال سے گزارہ دیا جائے۔

(اشتراکیۃ الاسلام صفحہ 319 الدکتور مصطفیٰ السباعی)

اللہ تعالیٰ قرآن حکیم میں فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ حق کے ساتھ فیصلہ کرتا ہے (سورۃ المومن:21) نیز فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حق بات کہتا ہے۔ (احزاب:5)

دونوں آیات کریمہ میں عدل فعلی اور عدل قولی کا اظہار ہے۔

ہر شعبہ میں ضرورت

کائنات پر غور اور تدبر کرنے سے اس بات کی واضح نشاندہی ہو جاتی ہے کہ یہ سارا کارخانہ اللہ تعالیٰ کے عدل و انصاف کے بل بوتے قائم ہے۔ عدل و انصاف صرف نظم سلطنت کے لیے ہی مخصوص نہیں بلکہ زندگی کے ہر شعبے میں اس کی ضرورت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں یہ اظہار فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بلاشبہ انصاف اور نیکی کرنے کا حکم دیتا ہے۔ بالفاظ دیگر اللہ تعالیٰ عدل و احسان کا حکم دیتا ہے۔

جیسا کہ عرض کر چکا ہوں کہ عدل قانون کا تقاضا کرتا ہے اور احسان اور درگزر کرنا اخلاق کا مطالبہ کرتا ہے۔ ان دونوں کا اکٹھا ذکر کرنے میں ایک اہم اور غیر معمولی تعلیم مضمر ہے اور اللہ تعالیٰ جو تمام کائنات کا پالن ہار ہے اور احکم الحاکمین ہے وہ اپنے بندوں پر نہایت درجہ کرم فرمائی کرتے ہوئے ایسی تعلیم دینا چاہتا تھا جو انسانی زندگی پر وارد ہونے والے تمام گوشوں کو اپنے احاطے میں لے سکے۔ چنانچہ معاشرتی زندگی میں میاں بیوی کا معاملہ، عام معاملات میں روزانہ کی خرید و فروخت اور وزن و پیمان کا معاملہ، عدالتی معاملات، شہادت اور فیصلہ جات کے وقت انصاف اور حق شناسی کا مظاہرہ وغیرہ ایسے بے شمار معاملات ہیں جن میں عدل و انصاف اور احسان کو ہاتھ سے نہ چھوڑنے کی ہدایت مندرج ہے۔

ہمہ جہتی عدالت

اسلام اور آنحضرت ﷺ کی حیات طیبہ کا ہر ہر لمحہ عدل و انصاف کی تعلیم کو حاصل کرنے کے لیے مشعل راہ ہے۔ حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ قیامت تک کے لوگوں کے لئے چیف جسٹس اور ہمہ جہتی سربراہ عدالت ہیں۔ آپؐ کی عدالت آئین اسلام کے تحت جو مولا کریم کا بنایا ہوا آئین ہے قائم ہے۔ آپ کی عدالت کسی خاص قوم، مذہب، زمانہ یا ملک کے لیے نہیں بلکہ ہمہ جہتی اور سارے عالم کے لیے بلا قید مکان و زمان ہے۔

دینی عدل کا قیام

تاریخ اسلام شاہد ہے کہ آنحضرت ﷺ نے خود اور آپ کے خلفائے کرام نے عدل و انصاف کا قیام فرمایا اور آپؐ کے خلفاء کے بعد تاریخ اسلام کے اس دور میں بھی جبکہ شخصی حکومتیں قائم ہو چکی تھیں اور بہت حد تک خرابیاں وقوع پذیر ہو گئی تھیں، اسلامی سربراہان میں سے بعض نے عدل و انصاف کو ہاتھ سے جانے نہ دیا۔ تاریخ عالم شاہد ہے کہ غیر مسلم سربراہان کی نسبت مسلم حکمرانوں نے ہمیشہ اسلامی تعلیم کو اپنا قانون بنایا۔ سب اگرچہ نہیں لیکن آثار ضرور ملتے ہیں جو اسلامی عدل کو عیاں کرتے ہیں۔

حضرت عمر بن عبد العزیز کا عدل

حضرت عمر بن عبد العزیز 99 ہجری تا 101 ہجری خلیفۃ المسلمین رہے۔ انہوں نے اپنے پہلے خطبے میں یوں اعلان کیا ''کہ اے لوگو جو اللہ کی اطاعت کرتا ہے اُس کی اطاعت واجب ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا ہے اُس کی اطاعت واجب نہیں۔ پس جب تک میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کروں میری اطاعت کرو۔ اگر میں اُس کی نافرمانی کروں تو میری اطاعت نہ کرنا۔''

خلیفہ بننے کے بعد سب سے پہلا کام آپ نے یہ کیا کہ تمام ظالم گورنروں کو معزول کر دیا اور مظالم کی روک تھام کی۔ والیوں کی طرف جو لائحہ عمل حکومت نے بھیجا اس میں درج تھا کہ

1۔ شاملات سب مسلمانوں کی ہے۔ کسی کی خاص نہیں۔

2۔ سمندر سے ہر ایک کو فائدہ اٹھانے کا یکساں حق ہے۔

3۔ عام مسلمانوں کے مفاد کو نظر انداز نہ کیا جائے۔

4۔ ٹیکسوں کے حصول میں ظلم نہ کیا جائے۔

5۔ ناپ تول کا نظام تمام ملک میں یکساں ہو۔

آپ نے اپنی اہلیہ کے وہ تمام تحائف اور ہدایا جو سابق خلفاء نے ان کو دیئے تھے بیت المال میں جمع کروا دیئے تا کہ انہیں ضرورتمندوں پر خرچ کیا جائے۔ وہ اپنی ذاتی ضروریات کے لیے بیت المال کے چراغ کو بجھا کر ذاتی دیا جلاتے۔ اُن کا قول تھا کہ خلیفہ بیت المال کا امین ہے نہ اس میں ناجائز طریق سے کوئی درہم آئے نہ ناجائز طریق پر اس سے نکلے۔''

(عمر بن عبد العزیز مؤلفہ محمد علی فتاوی ص 46,45 مطبوعہ بیروت)

ہشام بن عبد الملک کی نصیحت

ہشام بن عبد الملک نے اپنے لڑکے حکم بن ہشام کو جو وصیت کی تھی وہ یہ تھی:

''عدل و انصاف کرنے میں امیر اور غریب کا امتیاز نہ کرنا جو لوگ تمہارے دست نگر ہوں اُن سے لطف اور نرمی سے پیش آنا۔ سب لوگ اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں۔ تمہارے جو عُمال رعایا کو تنگ کریں ان کو سخت سزا دینا۔ اپنے سپاہیوں پر اعتدال اور استقلال سے حکومت کرنا یہ یاد رکھنا کہ اُن کو اس لیے ہتھیار دیئے جاتے ہیں کہ وہ ملک کی حفاظت کریں نہ اس لیے کہ ملک کو تباہ کر ڈالیں۔ یاد رکھو ان کی تنخواہیں وقت پر دیتے رہنا اور اُن سے جو وعدہ کرنا پورا کرنا۔ ہمیشہ اس کوشش میں رہنا کہ تمہاری رعایا تمہاری گرویدہ رہے۔ کیونکہ اُن کی محبت سے ہی تمہاری سلطنت کا

قیام و دوام ہے۔ اگر وہ تم سے خوف کھائیں گے تو تمہارے لیے خطرناک ہوں گے۔ اگر وہ تم سے نفرت کریں گے تو یاد رکھو یہی تمہاری بربادی کا سبب ہوگا۔ اُن لوگوں کی حمایت وحفاظت کرنا جو کاشتکار کہلاتے ہیں اور ہمارے لیے روٹی مہیا کرتے ہیں۔ خبردار اُن کی فصلیں خراب نہ ہونے پائیں اور اُن کے جنگل اور چراگاہیں تباہ نہ ہوں۔ ہر بات میں ایسا طرز عمل رکھنا کہ تمہاری رعایا تمہیں دعائیں دے اور تمہارے زیر سایہ لوگ خوشی اور خرمی سے اپنی عمریں گزاریں۔ یہی اور صرف یہی طریقہ ہے جس سے تمہاری نیک نامی ہوگی۔‘‘

(ماخوذ از مسلمان یورپ میں مصنفہ احسان الحق ایم اے ص 131,130)

عدل وانصاف کے لیے قرآن حکیم میں دوسرا لفظ ’’قسط‘‘ بھی استعمال ہوا ہے۔ دو فریق کے درمیان ایک جیسا سلوک کیا جائے تو یہ عدل ہے۔ جب کہ حقوق اور واجبات کو پورا پورا ادا کرنا اور اس میں کسی قسم کی کمی بیشی نہ کرنا ’’قسط‘‘ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں ہر معاملے میں عدل وانصاف اور قسط کو قائم رکھنے کی تاکید فرمائی ہے۔ یہاں تک کہ دشمن کے ساتھ بھی عدل کرنے کا تاکیدی حکم دیا ہے۔ نیز شہادت کو اللہ تعالیٰ کے لیے ’’بالقسط‘‘ ادا کرنے کا بھی حکم دیا ہے۔ قرآن حکیم کی مندرجہ ذیل آیت میں دونوں کا ذکر فرمایا:

اے ایماندارو تم انصاف کے ساتھ گواہی دیتے ہوئے ایستادہ ہو جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کردے کہ تم انصاف نہ کرو۔ تم انصاف کرو وہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے یقیناً آگاہ ہے۔ (سورۃ المائدہ آیت نمبر 9)

پھر اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں ناپ تول باہمی گفت وشنید، لین دین، میاں بیوی کے تعلقات میں، ہمسایوں کے حقوق وغیرہ سب معاملات میں بہترین رہنمائی کرتے ہوئے عدل وانصاف اور احسان کا معاملہ کرنے کی ہدایت دی ہے۔

دینی تعلیم میں عدل کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے اچھی طرح لگایا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں 104 جگہ پر ظلم سے باز رہنے کی ہدایت کی ہے۔ ظاہر ہے کہ ظلم عدل وانصاف کی ضد ہے۔ مطلب واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ عدل وانصاف کرنے کی نہ صرف تاکید کرتا ہے بلکہ اس میں مبالغہ کی حد تک تاکید کرتا ہے۔ یہی وجہ تھی کہ ایک عباسی خلیفہ منصور کے خلاف جب ایک ساربان نے مدینہ کی عدالت میں مقدمہ دائر کیا تو خلیفہ مدعا علیہ کی حیثیت سے قاضی کے سامنے پیش ہوا اور جب قاضی نے خلیفہ کے خلاف فیصلہ دیا تو خلیفہ منصور نے قاضی کے عدل وانصاف کی بہت تعریف کی۔

اسی طرح برصغیر ہندوستان کے ایک مغل بادشاہ شہنشاہ عالمگیر نے حکم جاری کیا تھا کہ ’’اگر بادشاہ نے کسی کی کوئی شرعی حق تلفی کی ہو تو اس پر عدالت میں چارہ جوئی کی جائے۔‘‘

(بادشاہ نامہ عالمگیری صفحہ 477 مصنفہ شمس العلماء ذکاء اللہ دہلوی)

قانونی مساوات

دین حق میں قانونی طور پر تمام افراد مساوی حقوق رکھتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ تم سے پہلی قومیں اس لیے ہلاک ہوئیں کہ جب بڑے آدمیوں سے کوئی قصور ہوتا اس کو چھوڑ دیا جاتا اور جب کمزور آدمی اُسی جرم کا مرتکب ہوتا تو اس کو سزا دی جاتی۔

آپؐ نے ایسی تعلیم دی کہ کسی کے حقوق کسی بھی صورت میں ضائع نہ ہوں۔ آپ نے حضرت اسامہ بن زیدؓ کو فوج کا سپہ سالار مقرر کرکے حضرت عمرؓ اور حضرت ابوبکرؓ کو اُن کی کمان میں دیا۔ اس پر بعض نے اعتراض کیا تو اُن کو فرمایا اس سے پہلے جب اس کے باپ کو سپہ سالار بنایا گیا تب بھی تم میں سے بعض نے اعتراض کیا تھا۔ (بخاری، کتاب المناقب مناقب زیدؓ)

غرض دین حق میں ہر ایک کے حقوق برابر ہیں۔ قانون کی نظر میں ہر ایک برابر ہے۔ صلاحیت اور قابلیت کے اعتبار سے ہر کسی کو آگے بڑھنے کے یکساں مواقع ہیں۔ کسی رنگ ونسل بھید و بھاؤ یا کسی اور وجہ سے کسی شخص کو بھی فوقیت حاصل نہیں۔ خدا کرے وہی دور دوبارہ دنیا میں آئے اور ہر طرف عدل کا دور دورہ ہو۔ خدا کے بندوں کا حق بھی قائم ہو اور خود اللہ تعالیٰ کی ہستی سے بھی عدل کا معاملہ کیا جاوے۔

ڈاکٹر ملک نسیم اللہ خان صاحب

بھوک کا عالمی مسئلہ

ہم جس دنیا میں رہتے ہیں۔ اس کی تصویر کا ایک رخ بہت بھیانک ہے۔ یہ بھوک اور افلاس کا رخ ہے۔ رنگ و بو کی اس دنیا میں ایک ارب سے زائد افراد ایسے ہیں جو بھوک وافلاس سے بری طرح متاثر ہیں۔ ان افراد کا تعلق ایسے ممالک سے ہے جہاں آمدنی بہت کم اور غذائی قلت ہے۔ ایسے ممالک اپنی آبادی کی ضروریات کے مطابق خوراک پیدا نہیں کرتے اور نہ ہی درکار خوراک درآمد کرنے کے قابل ہیں۔ ان میں سے نصف سے زائد ممالک کا تعلق براعظم افریقہ سے اور تقریباً ایک چوتھائی کا ایشیا سے ہے اس کے علاوہ یہ بھی حقیقت ہے کہ دنیا کے تقریباً بیس کروڑ بچے سکول جانے کی عمر سے پہلے ہی خوراک کی قلت کا شکار ہیں اور ہر روز تقریباً پچاس ہزار بچے غذا کی کمی سے پیدا ہونے والی بیماریوں کے باعث انتقال کر جاتے ہیں۔

اس کرہ ارض پر روزانہ تقریباً ساڑھے تین لاکھ بچے جنم لیتے ہیں اور سالانہ تقریباً 16 کروڑ 75 لاکھ افراد کا اضافہ ہوتا ہے اور آٹھ کروڑ پینتالیس لاکھ افراد زندگی کی آخری سانسیں لیتے ہیں۔ جو بھی ذی روح پیدا ہوتا ہے۔ اسے خوراک کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ دنیا کی آبادی تقریباً ساڑھے چھ ارب کے قریب ہوگئی ہے اور مختلف وجوہ کی بنا پر دنیا میں بھوک اور افلاس میں دن بدن اضافہ ہورہا ہے۔ اکثر لوگوں کا خیال ہے کہ اس کی وجہ زمین کے وسائل اور آبادی کے تناسب میں بڑھتا ہوا فرق ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ دنیا میں خوراک کے ضمن میں اصل مسئلہ وسائل کی کمی نہیں بلکہ وسائل کی غیر منصفانہ تقسیم، عزم وارادہ کا فقدان اور بین الاقوامی سیاست ہے۔ وسائل کی نامنصفانہ تقسیم مسائل پیدا کرتی ہے اور سیاسی پیچیدگیاں فساد پھیلانے کا سبب بنتی ہیں۔ گزشتہ صدی کے دوسرے نصف میں دنیا کی آبادی میں تیزی سے اضافہ ہوا۔ جس سے خوراک کی طلب بے تحاشا بڑھ گئی۔ بڑھتی ہوئی طلب کو پورا کرنے کے لئے زمیندار نے زمین کی پیداوار بڑھانے کے لئے نت نئے طریقے اختیار کئے۔ سائنسی بنیادوں پر فارمنگ کے باعث زمینی پیداوار میں بے پناہ اضافہ ہوا۔ دوسری جانب بھوک سے نڈھال براعظم افریقہ ہے۔ جس کے بارے میں اقوام متحدہ کی خوراک اور زراعت کی تنظیم کا کہنا ہے کہ اس براعظم کے اکثر ممالک خوراک کے لحاظ سے بدقسمت ترین واقع ہوئے ہیں۔ اس کی سب سے بڑی وجہ وسائل کی کمی ہے۔ اکثر کسان جدید آلات تو کیا، مناسب بیج تک خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ دراصل افریقہ میں سیاسی عدم استحکام کے باعث زراعت کو اس قدر دھچکے لگے ہیں کہ یہ شعبہ تباہ ہوگیا ہے۔ اگر آج بھی افریقہ سے سیاسی جوڑ توڑ اور نفرتوں کا خاتمہ ہوجائے تو یہ براعظم نہ صرف اپنی خوراک کی ضروریات پوری کرنے کے قابل ہو جائے گا بلکہ دوسروں کو بھی خوراک فراہم کرسکے گا۔ سیاسی عدم استحکام اور زرعی پیداوار کے تعلق کی وضاحت کے لئے چین کی مثال دی جاسکتی ہے۔ چین کے عظیم راہنما ماؤزے تنگ کے زبردست اقدام کے باوجود 1950ء اور 1960ء کے عشرے میں چین میں بدترین قحط پڑا اور لاکھوں افراد بھوک کے باعث لقمہ اجل بن گئے۔ کیونکہ اس وقت ملک سیاسی عدم استحکام کی کیفیت سے دوچار تھا۔ لیکن جب یہی ملک سیاسی طور پر مستحکم ہوگیا تو خوراک کی صورتحال یکسر بدل گئی۔ آج چین والے موٹاپے کا شکار ہورہے ہیں اور وہاں جدید طریقے استعمال کرکے زمین کی پیداوار میں تقریباً تین گنا اضافہ کیا گیا ہے۔

انسان اپنی خوراک کا 99 فیصد حصہ زمین سے حاصل کرتا ہے اور زرعی سائنس کی ترقی کے باعث زمین کی پیداواری صلاحیت میں سو فیصد اضافہ کرنا ممکن ہوگیا ہے۔ بعض ماہرین کے مطابق درحقیقت خوراک کی پیداوار میں کمی نہیں ہوئی ہے۔ بلکہ اس کی غلط تقسیم مسائل کھڑے کررہی ہے۔ لہٰذا آج ترقی پذیر ممالک کی 20 فیصد آبادی بھوک کا شکار ہے۔ پاکستان بھی ایک ترقی پذیر ملک ہے اور 1960ء کے عشرے سے ہی یہ ملک گندم درآمد کرنے لگا تھا۔ قیام پاکستان کے ابتدائی چند برسوں تک گندم کے لئے زیر کاشت رقبہ 9770.5 تھا۔ بعدازاں ملک میں زیر کاشت رقبے میں تھوڑا بہت اضافہ ہوا۔ لیکن آبادی میں اضافے کے باعث خوراک کی طلب میں مزید اضافہ ہوگیا۔ 1947-48ء میں گندم کے لئے کل زیر کاشت رقبہ 9770.5 ایکڑ تھا۔ جس میں اوسط پیداوار 848 کلوگرام فی ہیکٹر تھی۔ 1997-99ء میں یہ رقبہ بڑھ کر 20645.50 ایکڑ اور اوسط پیداوار 2238 کلوگرام فی ہیکٹر تھی۔ اس برس ہم گندم برآمد کرنے کے قابل ہوگئے لیکن شکر کی درآمد شروع ہوگئی۔ یہ کس قدر افسوس کی بات ہے کہ پاکستان میں چاول اور گندم کی فی ایکڑ پیداوار دنیا میں سب سے کم ہے۔

خوراک کی قلت پر قابو پانے کے لئے ضروری ہے کہ امیر اور ترقی یافتہ ممالک غریب اور پسماندہ ممالک کی نہ صرف مالی اور تکنیکی مدد کریں۔ بلکہ دنیا بھر میں سیاسی، سماجی، معاشرتی اور اقتصادی استحکام پیدا کرنے کے لئے بھی اپنا کردار ادا کریں۔ پاکستان میں اہم زرعی شعبے پر بھرپور توجہ دے کر غذائی اجناس میں خود کفالت حاصل کرسکتے ہیں۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ حکومت مؤثر، ٹھوس اور حقائق پر مبنی پالیسی بنائے۔ کسانوں کو ہر طرح کی سہولتیں دی جائیں۔ آبپاشی کے نظام اور آبی ذخیرہ گاہوں پر خصوصی توجہ دی جائے۔ اگر ملکی اور عالمی سطح پر اس مسئلے سے نمٹنے کے لئے ٹھوس منصوبہ بندی نہیں کی گئی۔ تو زمین پر انتہائی المناک واقعات رونما ہوں گے۔ کیونکہ بھوک اور افلاس میں بھی ایک طاقت ہوتی ہے جو ماضی میں ملکوں کے جغرافیے تبدیل کرتی رہی اور قتل و غارت گری کا سبب بنتی رہی ہے۔

احباب جماعت اور واقفین نو بچوں کے والدین کو چاہئے کہ وہ صدقہ وخیرات دیتے رہیں اور حسب توفیق جماعتی نظام کے تحت غربا کی مدد کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ملک کو قحط جیسے عذاب سے بچائے اور

غریب حکمران

سلطان صلاح الدین ایوبی مصر وشام کی وسیع و زرخیز سلطنتوں کے مالک تھے۔ جب ان کا انتقال ہوا تو ان کے ذاتی خزانے میں 47 درہم نکلے جو انتہائی معمولی رقم تھی۔ تابوت اور کفن دمشق کے نامور قاضی فاضل نے مہیا کئے جس نے رزق حلال سے اپنے ہاتھ کی کمائی سے یہ چیزیں بہم پہنچائیں۔

ہتھیار برآمد کرنے والے بڑے ممالک

(سالانہ آمدن ڈالروں میں)

1	امریکہ	74ارب 54 کروڑ
2	یورپی یونین	64ارب 58 کروڑ
3	روس	45ارب 88 کروڑ
4	جرمنی	33ارب 95 کروڑ
5	فرانس	26ارب 90 کروڑ
6	ہالینڈ	13ارب 55 کروڑ
7	برطانیہ	11ارب 51 کروڑ
8	اٹلی	5ارب 62 کروڑ
9	سپین	5ارب 29 کروڑ
10	سویڈن	4ارب 13 کروڑ
11	چین	3ارب 55 کروڑ
12	کینیڈا	3ارب 43 کروڑ
13	اسرائیل	2ارب 38 کروڑ
14	جنوبی کوریا	2ارب 14 کروڑ
15	سوئٹزرلینڈ	1ارب 11 کروڑ

(سنڈے ایکسپریس 26/اکتوبر 2008ء)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 93005 میں صدام حسین ایوبی

ولد اعجاز احمد بٹ قوم بٹ پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت 1997ء ساکن طاہر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26-09-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2060 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ صدام حسین ایوبی۔ گواہ شد نمبر 1 عبدالخالق شاد وصیت نمبر 22524۔ گواہ شد نمبر 2 امین الرحمٰن وصیت نمبر 27072

مسل نمبر 93006 میں مبشر احمد اسد

ولد طاہر احمد تنویر قوم ملک پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طاہر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26-09-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/800 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ مبشر احمد اسد۔ گواہ شد نمبر 1 طاہر احمد تنویر۔ گواہ شد نمبر 2 امین الرحمٰن وصیت نمبر 27072

مسل نمبر 93007 میں طیب رضا

ولد جاوید احمد قوم بھگت پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طاہر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26-09-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/700 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ طیب رضا۔ گواہ شد نمبر 1 بلال احمد کھوکھر۔ گواہ شد نمبر 2 امین الرحمٰن وصیت نمبر 27072

مسل نمبر 93008 میں مقصود احمد ظفر

ولد محمود احمد قوم جٹ رندھاوا پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طاہر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26-09-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/900 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ مقصود احمد ظفر۔ گواہ شد نمبر 1 کرامت علی۔ گواہ شد نمبر 2 امین الرحمٰن وصیت نمبر 27072

مسل نمبر 93009 میں عطاء المحسن

ولد عبدالصمد قوم راجپوت پیشہ عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طارق آباد خانیوال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عطاء المحسن۔ گواہ شد نمبر 1 محمد شفیق وصیت نمبر 34250 گواہ شد نمبر 2 راجہ مبارک احمد وصیت نمبر 26571

مسل نمبر 93010 میں محمد ذکاء الرحمٰن

ولد غلام باری سیف قوم جٹ جھنگل پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام پارک خانیوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 09-08-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ محمد ذکاء الرحمٰن۔ گواہ شد نمبر 1 غلام باری سیف وصیت نمبر 31359۔ گواہ شد نمبر 2 محمد شفیق وصیت نمبر 34250

مسل نمبر 93011 میں عذرا شاہین

زوجہ قاسم جاوید قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بلاک نمبر 7 گلی نمبر 1 خانیوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند -/30000 روپے (2) نقد رقم -/15000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ عذرا شاہین۔ گواہ شد نمبر 1 قاسم جاوید۔ گواہ شد نمبر 2 راجہ مبارک احمد وصیت نمبر 26571

مسل نمبر 93012 میں صائمہ بی بی

بنت مختار احمد قوم کٹیال جٹ پیشہ خانہ داری عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 91A/10R خانیوال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29-10-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ صائمہ بی بی۔ گواہ شد نمبر 1 راجہ مبارک احمد۔ گواہ شد نمبر 2 چوہدری محمد شفیق

مسل نمبر 93013 میں نجمہ بی بی

بنت بشارت احمد قوم کٹیال جٹ پیشہ خانہ داری عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 91A/10R خانیوال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29-10-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ نجمہ بی بی گواہ شد نمبر 1 راجہ مبارک احمد۔ گواہ شد نمبر 2 محمد شفیق وصیت نمبر 34250

مسل نمبر 93014 میں صوبیہ بی بی

بنت ممتاز احمد قوم...... پیشہ خانہ داری عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 91A/10R خانیوال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29-10-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ صوبیہ بی بی۔ گواہ شد نمبر 1 راجہ مبارک احمد وصیت نمبر 26571۔ گواہ شد نمبر 2 محمد شفیق وصیت نمبر 34250

مسل نمبر 93015 میں رضوان محمود

ولد محمد یار (مرحوم) قوم بھٹی پیشہ مزدوری عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 91A/10R خانیوال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29-10-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت مزدوری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ رضوان محمود۔ گواہ شد نمبر 1 راجہ مبارک احمد۔ گواہ شد نمبر 2 عبدالباسط مقصود

مسل نمبر 93016 میں شہناز کوثر

زوجہ چوہدری امان اللہ سوہل قوم واہلہ پیشہ......عمر 27 سال بیعت 1998ء ساکن چک نمبر 91A/10R خانیوال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23-05-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 5 تولے مالیتی -/130000 روپے (2) حق مہر وصول شدہ -/500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1633 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ شہناز کوثر۔ گواہ شد نمبر 1 راجہ مبارک احمد۔ گواہ شد نمبر 2 چوہدری محمد شفیق

مسل نمبر 93017 میں طاہر احمد

ولد بشیر احمد قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 170/10R خانیوال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ طاہر احمد۔ گواہ شد نمبر 1 مبارک علی۔ گواہ شد نمبر 2 محمد احمد کشمیری

مسل نمبر 93018 میں رمضانہ بی بی

زوجہ انجم نوید قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 170/10R خانیوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بصورت حق مہر بوزن 3 تولے 4 رتی مالیتی -/72000 روپے (2) زیور بشمول 2 عدد بالیاں اور ایک عدد کوکا بوزن 1/2 تولہ مالیتی -/18000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ رمضانہ بی بی۔ گواہ شد نمبر 1 مبارک علی۔ گواہ شد نمبر 2 محمد احمد کشمیری وصیت نمبر 30781

مسل نمبر 93019 میں چوہدری محمد اکبر گوندل

ولد چوہدری محمد خان گوندل قوم گوندل پیشہ پنشنر عمر 59 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بلال نگر خانیوال روڈ ملتان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) زرعی اراضی برقبہ 13 کنال واقع چک نمبر 98 شمالی سرگودھا مالیتی -/300000 روپے (2) پلاٹ برقبہ 5 مرلے۔ اس وقت مجھے مبلغ 5000+ -/2000 روپے ماہوار بصورت پنشن + ازطرف بیٹا مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔

اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔ چوہدری محمد اکبر گوندل ۔ گواہ شد نمبر 1 محمد اجمل وقاص ۔ گواہ شد نمبر 2 سید قمر الزمان شاہ

مسل نمبر 93020 میں محمد اجمل وقاص

ولد ملک عنایت کریم قوم اعوان پیشہ طالب علم عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ ایوبیہ خانیوال روڈ ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 01-10-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/400 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔ محمد اجمل وقاص۔ گواہ شد نمبر 1 سید بدر الزمان شاہ۔ گواہ شد نمبر 2 مرزا نوید احمد وصیت نمبر 48794

مسل نمبر 93021 میں محمد لطیف ملک

ولد محمد امین ملک قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر 51 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ہاؤسنگ کالونی پاک عرب فرٹیلائزر ملتان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 12-08-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) پلاٹ برقبہ 15 مرلہ واقع ملتان مالیتی -/525000 روپے (2) 1 عدد مکان برقبہ ساڑھے تین مرلہ واقع ملتان مالیتی -/1200000 روپے (3) کار مالیتی -/220000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/20000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔ محمد لطیف ملک ۔ گواہ شد نمبر 1 اطہر احمد شکرانی۔ گواہ شد نمبر 2 ناصر محمود ملک

مسل نمبر 93022 میں سلطان احمد

ولد علی احمد قوم اٹھوال جٹ پیشہ زمیندارہ عمر......سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 1 ملتان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 27-10-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) زرعی اراضی برقبہ 17 کنال (2) 1 عدد مکان جو کہ سرکاری اراضی پر تعمیر ہے ملبہ کی مالیت -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔ اور مبلغ -/16000 روپے سالانہ آمداز جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ سلطان احمد۔ گواہ شد نمبر 1 محمد احمد کشمیری۔ گواہ شد نمبر 2 نذیر احمد

مسل نمبر 93023 میں محمد احمد

ولد سلطان احمد قوم جٹ اٹھوال پیشہ ملازمت عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 1 ملتان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 27-10-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/12000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ محمد احمد۔ گواہ شد نمبر 1 محمد احمد کشمیری وصیت نمبر 30781۔ گواہ شد نمبر 2 نذیر احمد وصیت نمبر 54724

مسل نمبر 93024 میں سکینہ بی بی

زوجہ مبارک علی قوم جٹ وینس پیشہ خانہ داری عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹاٹے پور ملتان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 03-09-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) 5/1 ایکڑ زرعی اراضی مالیتی -/2000000 روپے (2) طلائی زیور بوزن 1 تولہ مالیتی -/25000 روپے (3) حق مہر بذمہ خاوند -/1000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/50000 روپے سالانہ آمداز جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ سکینہ بی بی۔ گواہ شد نمبر 1 مبارک علی ۔ گواہ شد نمبر 2 یاسر محمود وصیت نمبر 42208

مسل نمبر 93025 میں فاخرہ شاہد

زوجہ محمد شاہد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سلامت پورہ راہوالی گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 30-10-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 4 تولے مالیتی -/88000 روپے (2) حق مہر بذمہ خاوند -/20000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ ۔ فاخرہ شاہد۔ گواہ شد نمبر 1 بلال احمد۔ گواہ شد نمبر 2 محمد شاہد

مسل نمبر 93026 میں شازیہ غفور

زوجہ غفور احمد قوم رحمانی پیشہ خانہ داری عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلّہ گڑھی شاہو راہوالی گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 21-10-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند -/20000 روپے (2) طلائی زیور 5 تولے مالیتی -/120000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ شازیہ غفور۔ گواہ شد نمبر 1 محمود احمد وصیت نمبر 45826۔ گواہ شد نمبر 2 طاہر احمد قمر

مسل نمبر 93027 میں راشد محمود

ولد خالد محمود قوم ...... پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلّہ دارالسلام راہوالی گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 12-09-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔ راشد محمود۔ گواہ شد نمبر 1 عبدالمجید بھٹی ۔ گواہ شد نمبر 2 مظہر مالک

مسل نمبر 93028 میں عثمان رُباب

ولد خالد محمود قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلّہ دارالسلام راہوالی گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 19-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔ عثمان رباب ۔ گواہ شد نمبر 1 محمود احمد۔ گواہ شد نمبر 2 مظہر مالک

مسل نمبر 93029 میں مبارک احمد

ولد رحمت علی قوم راجپوت پیشہ مزدوری عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلّہ دارالسلام راہوالی گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 19-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت مزدوری مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔ مبارک احمد۔ گواہ شد نمبر 1 مظہر مالک۔ گواہ شد نمبر 2 رحمت علی

مسل نمبر 93030 میں تنویر احمد

ولد محمد ادریس قوم راجپوت پیشہ مزدوری عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالسلام راہوالی گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 19-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4000 روپے ماہوار بصورت مزدوری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ تنویر احمد۔ گواہ شد نمبر 1 مظہر مالک۔ گواہ شد نمبر 2 طاہر محمود

مسل نمبر 93031 میں آصفہ ناصر

زوجہ ناصر احمد قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلّہ دارالسلام راہوالی گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 31-10-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند -/25000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ۔ آصفہ ناصر۔ گواہ شد نمبر 1 طاہر احمد قمر وصیت نمبر 62738 گواہ شد نمبر 2 محمود احمد وصیت نمبر 45826

مسل نمبر 93032 میں نبیلہ عبدالمالک

بنت عبدالمالک قوم بھٹی پیشہ طالب علم عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلّہ دارالسلام راہوالی گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 31-10-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ ۔ نبیلہ عبدالمالک ۔ گواہ شد نمبر 1 محمود احمد وصیت نمبر 45826۔ گواہ شد نمبر 2 طاہر احمد قمر وصیت نمبر 62738

مسل نمبر 93033 میں مظہر مالک

ولد عبدالمالک قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلّہ دارالسلام راہوالی گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 19-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔ مظہر مالک ۔ گواہ شد نمبر 1 تنویر احمد۔ گواہ شد نمبر 2 طاہر محمود

مسل نمبر 93034 میں تجمل مالک

ولد عبدالمالک قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلّہ دارالسلام راہوالی گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 19-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔ تجمل مالک ۔ گواہ شد نمبر 1 مظہر مالک ۔ گواہ شد نمبر 2 محمود احمد

مسل نمبر 93035 میں طاہر محمود

ولد محمد یعقوب قوم راجپوت پیشہ مزدوری عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلّہ دارالسلام راہوالی گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 19-11-08 میں وصیت کرتا

ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) 1 عدد مکان برقبہ ساڑھے سات مرلے واقع دارالسلام راہوالی مالیتی -/1400000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/8000 روپے ماہوار بصورت مزدوری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ طاہر محمود۔ گواہ شد نمبر 1 مظہر مالک۔ گواہ شد نمبر 2 تنویر احمد

مسل نمبر 93036 میں صائمہ ارشاد

زوجہ ارشاد احمد قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راہوالی گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-9 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 3 ماشہ مالیتی -/6000 روپے (2) حق مہر بذمہ خاوند -/20000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ صائمہ ارشاد۔ گواہ شد نمبر 1 عبدالمجید بھٹی۔ گواہ شد نمبر 2 حبیب اللہ

مسل نمبر 93037 میں قمرالدین

ولد شمس الدین قوم مغل پیشہ کاروبار عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راہوالی گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-10-20 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ قمرالدین۔ گواہ شد نمبر 1 عبدالمجید بھٹی وصیت نمبر 53996۔ گواہ شد نمبر 2 محمود احمد وصیت نمبر 45826

مسل نمبر 93038 میں سہیل یوسف

ولد محمد یوسف مرزا قوم مغل پیشہ ملازمت عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راہوالی گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-10-20 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) رہائشی مکان برقبہ ساڑھے تین مرلہ واقع راہوالی مالیتی -/400000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/6500 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ سہیل یوسف۔ گواہ شد نمبر 1 عبدالمجید بھٹی وصیت نمبر 535996۔ گواہ شد نمبر 2 ملک لئیق احمد وصیت نمبر 50481

مسل نمبر 93039 میں جویریہ شفیق

بنت محمد شفیق قوم ملک پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راہوالی گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-18 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ جویریہ شفیق۔ گواہ شد نمبر 1 محمود احمد۔ گواہ شد نمبر 2 محمد شفیق

مسل نمبر 93040 میں جنید احمد

ولد محمد ایوب قوم مغل پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راہوالی گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-10-20 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ جنید احمد۔ گواہ شد نمبر 1 عبدالمجید بھٹی وصیت نمبر 53996۔ گواہ شد نمبر 2 محمود احمد

مسل نمبر 93041 میں صائمہ گلزار

بنت گلزار احمد قوم ہرل جٹ پیشہ خانہ داری عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راہوالی گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-11-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی بالیاں بوزن 3 ماشے مالیتی -/6000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ صائمہ گلزار۔ گواہ شد نمبر 1 عبدالمجید بھٹی۔ گواہ شد نمبر 2 ماسٹر محمد صدیق

مسل نمبر 93042 میں نویدہ فاطمہ

بنت چوہدری مختار احمد قوم جٹ پیشہ طالب علم رکمپیوٹر ورک عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کاشف پارک ہاؤسنگ کالونی شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 07-12-16 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ نویدہ فاطمہ گواہ شد نمبر 1 عطاء النور۔ گواہ شد نمبر 2 طاہر محمود ناصر

مسل نمبر 93043 میں بلال احمد طاہر

ولد طاہر محمود ناصر قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن X بلاک ہاؤسنگ کالونی شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-06-27 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ بلال احمد طاہر۔ گواہ شد نمبر 1 عطاء النور۔ گواہ شد نمبر 2 طاہر محمود ناصر

مسل نمبر 93044 میں بشریٰ بی بی

زوجہ ساجد حسین قوم گوپے راء پیشہ خانہ داری عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کاہنیانوالہ شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-11-14 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 7 تولے (2) حق مہر وصول شدہ -/15000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/400 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ بشریٰ بی بی۔ گواہ شد نمبر 1 مبشر احمد شاد۔ گواہ شد نمبر 2 طاہر محمود ناصر

مسل نمبر 93045 میں ماریہ اِرم

بنت ساجد حسین قوم گوپے راء پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کاہنیانوالہ شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-11-14 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ ماریہ اِرم۔ گواہ شد نمبر 1 مبشر احمد شاد۔ گواہ شد نمبر 2 طاہر محمود ناصر

مسل نمبر 93046 میں مریم ساجد

بنت ساجد حسین قوم گوپے راء پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کاہنیانوالہ شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-11-14 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ مریم ساجد۔ گواہ شد نمبر 1 مبشر احمد شاد۔ گواہ شد نمبر 2 طاہر محمود ناصر

مسل نمبر 93047 میں مظفر احمد سیال

ولد منیر احمد قیصر قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نواں کوٹ شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-10-12 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ مظفر احمد سیال۔ گواہ شد نمبر 1 شاہد محمود وصیت نمبر 51287۔ گواہ شد نمبر 2 گلزار احمد

مسل نمبر 93048 میں بشیر احمد

ولد خادم حسین قوم بریار جٹ پیشہ زمیندارہ عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نواں کوٹ شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 06-05-28 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/24000 روپے سالانہ بصورت زمیندارہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ بشیر احمد۔ گواہ شد نمبر 1 رانا غلام مصطفیٰ وصیت نمبر 25677۔ گواہ شد نمبر 2 احسان العارفین

مسل نمبر 93049 میں ابوبکر داؤد سیال

ولد محمد اشرف سیال قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نواں کوٹ شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-11-7 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ ابوبکر داؤد۔ گواہ شد نمبر 1 گلزار احمد۔ گواہ شد نمبر 2 شاہد محمود

مسل نمبر 93050 میں زینت اکبر

زوجہ اکبر علی قوم سندھو پیشہ خانہ داری عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شوکت آباد کالونی ننکانہ صاحب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-08-23 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 1 تولہ مالیتی -/20000 روپے (2) حق مہر بذمہ خاوند -/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ زینت اکبر۔ گواہ شد نمبر 1 نعیم احمد ناصر وصیت نمبر 32076۔ گواہ شد نمبر 2 نعیم احمد ناصر

مسل نمبر 93051 میں محمودہ اکرم

بیوہ چوہدری محمد اکرم (مرحوم) قوم جٹ پیشہ ریٹائرڈ ٹیچر عمر 50

سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 22-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر وصول شدہ 10000/ روپے (2) طلائی زیور بوزن 26.870 گرام مالیتی -/50670 روپے (3) ترکہ خاوند زرعی زمین واقع لودھراں برقبہ 2/1 ایکڑ مالیتی -/1000000 روپے کا 1/8 حصہ (4) ترکہ خاوند مکان واقع لودھراں برقبہ 16 مرلہ مالیتی -/2000000 روپے۔ نوٹ:۔ اس مکان میں موصیہ کا حصہ -/62500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1500 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/16000 روپے سالانہ آمداز جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ محمودہ اکرم۔ گواہ شد نمبر 1 محمود احمد چوہدری وصیت نمبر 26750۔ گواہ شد نمبر 2 مباہل احمد محمود وصیت نمبر 50308

مسل نمبر 93052 میں صوفیہ اکرم

بنت چوہدری محمد اکرم (مرحوم) قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 22-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 930-17 گرام مالیتی -/33850 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ صوفیہ اکرم۔ گواہ شد نمبر 1 محمود احمد چوہدری وصیت نمبر 26750۔ گواہ شد نمبر 2 مباہل احمد محمود وصیت نمبر 50308

مسل نمبر 93053 میں حرا مریم

بنت شیخ شفیق احمد قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر غربی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 22-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ حرا مریم۔ گواہ شد نمبر 1 محمود احمد چوہدری وصیت نمبر 26750۔ گواہ شد نمبر 2 شیخ شفیق احمد وصیت نمبر 52431

مسل نمبر 93054 میں محمد اسد الرحمٰن

ولد محمد حنیف ڈوگر قوم ڈوگر پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر غربی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 22-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ محمد اسد الرحمٰن۔ گواہ شد نمبر 1 محمود احمد چوہدری وصیت نمبر 26750۔ گواہ شد نمبر 2 مباہل احمد محمود وصیت نمبر 50308

مسل نمبر 93055 میں راشدہ پروین

زوجہ محمد ارشد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر غربی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 22-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر وصول شدہ -/50000 روپے (2) طلائی زیور بوزن 6 تولے مالیتی -/135000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ راشدہ پروین۔ گواہ شد نمبر 1 محمود احمد چوہدری وصیت نمبر 26750۔ گواہ شد نمبر 2 نوید احمد طاہر وصیت نمبر 51292

مسل نمبر 93056 میں طاہرہ خلیل

بنت خلیل احمد قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر غربی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 22-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 9 گرام مالیتی -/22000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ طاہرہ خلیل۔ گواہ شد نمبر 1 محمود احمد چوہدری وصیت نمبر 26750۔ گواہ شد نمبر 2 نوید احمد طاہر وصیت نمبر 51292

مسل نمبر 93057 میں علی محمد

ولد شیر محمد قوم بھٹی پیشہ مزدوری عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالفضل غربی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 17-02-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت بچوں کی مدد مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ علی محمد۔ گواہ شد نمبر 1 محمد اقبال۔ گواہ شد نمبر 2 نصیر احمد حفیظ بٹ

مسل نمبر 93058 میں شمیم

زوجہ علی محمد قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالفضل غربی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 17-02-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 3 تولے 3 ماشے (2) حق مہر -/2000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ شمیم۔ گواہ شد نمبر 1 نصیر احمد حفیظ بٹ۔ گواہ شد نمبر 2 علی محمد

مسل نمبر 93059 میں نعمان احمد

ولد منور احمد مبشر قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر شرقی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 14-10-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ نعمان احمد۔ گواہ شد نمبر 1 ناصر احمد جوئیہ گواہ شد نمبر 2 محمد اکرام اللہ شاہد

مسل نمبر 93060 میں تنویر احمد خالدہ

زوجہ بشارت احمد کاہلوں قوم باجوہ پیشہ خانہ داری عمر 53 سال بیعت 1984ء ساکن دارالنصر شرقی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 15-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند -/10000 روپے (2) طلائی زیور بوزن 5 تولے مالیتی -/100000 روپے (3) ترکہ والدین زرعی اراضی برقبہ ساڑھے چار ایکڑ مالیتی -/2500000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ تنویر احمد خالدہ۔ گواہ شد نمبر 1 مبارک احمد خان۔ گواہ شد نمبر 2 مظفر احمد وصیت نمبر 23338

مسل نمبر 93061 میں فرخ محمود احمد

ولد محمود احمد قوم بھٹی پیشہ تعلیم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر شرقی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 15-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ فرخ محمود احمد۔ گواہ شد نمبر 1 عمران احمد گواہ شد نمبر 2 عبدالوہاب

مسل نمبر 93062 میں امتہ الہادی

زوجہ مظفر احمد شاد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر شرقی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 15-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند -/35000 روپے (2) طلائی زیور بوزن 3 تولے مالیتی -/60000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/700 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ امتہ الہادی۔ گواہ شد نمبر 1 عمران احمد۔ گواہ شد نمبر 2 عبدالوہاب وصیت نمبر 43077

مسل نمبر 93063 میں شیراز احمد

ولد بشیر احمد قوم باجوہ پیشہ تعلیم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر شرقی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 15-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ شیراز احمد۔ گواہ شد نمبر 1 عمران احمد۔ گواہ شد نمبر 2 عبدالوہاب وصیت نمبر 43077

مسل نمبر 93064 میں شاہدہ بیگم

زوجہ ناصر احمد ججہ قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میرپور آزاد کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 13-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 4 تولے مالیتی -/90000 روپے (2) حق مہر بذمہ خاوند -/2500 روپے (3) نقد رقم -/62000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ شاہدہ بیگم۔ گواہ شد نمبر 1 واجد احمد ججہ گواہ شد نمبر 2 میاں عبدالرزاق وصیت نمبر 28142

مسل نمبر 93065 میں راشدہ ناصر

بنت ناصر احمد ججہ قوم ججہ پیشہ طالب علم عمر......سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میرپور A.K بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 17-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن ڈیڑھ تولہ مالیتی -/40000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔

اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ۔ راشدہ ناصر۔گواہ شدنمبر1 چوہدری واجداحمد جہ ۔گواہ شدنمبر2 میاں عبدالرزاق

مسل نمبر93066 میں واجداحمد جہ

ولد ناصراحمد جہ قوم جہ پیشہ طالب علم عمر......سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میرپور A.K بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ13-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔واجد احمد جہ ۔گواہ شدنمبر1 محمد یوسف بٹ وصیت نمبر 25639۔گواہ شدنمبر 2 میاں عبدالرزاق وصیت نمبر28142

مسل نمبر93067 میں شاہد مجید

ولدمیاں عبدالعزیزقوم ناگی راجپوت پیشہ طالب علم عمر18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میرپور A.K بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ16-03-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔شاہد مجید۔گواہ شدنمبر1 پروفیسر بشیر احمد احسن۔گواہ شدنمبر2 محمد یوسف وصیت نمبر 25639

مسل نمبر93068 میں انعم جاوید

بنت رانامحمد اکرم جاویدقوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میرپور A.K بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ12-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ ۔ انعم جاوید۔گواہ شدنمبر1 محسن جاوید۔گواہ شدنمبر2 محمد یوسف وصیت نمبر 25639

مسل نمبر93069 میں شیخ عبدالرحیم

ولد شیخ عبدالحمیدقوم شیخ پیشہ ملازمت عمر 72 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیوگارڈن ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ30-10-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) سکنی زمین برقبہ 12 ر ایکڑ واقع ڈیفنس روڈ ملتان روڈ لاہور۔اس وقت مجھے مبلغ -/40000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔شیخ عبدالرحیم ۔گواہ شدنمبر1 عبدالسلام عارف۔گواہ شد نمبر2 مظفر احمد خان

مسل نمبر93070 میں محمد عامر خان

ولدمحبوب احمدخان قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر 41 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیوگارڈن ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ4-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1)10 مرلہ رہائشی پلاٹ واقع سٹیٹ لائف ہاؤسنگ سوسائٹی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/44000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا ۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔محمد عامر خاں ۔گواہ شدنمبر1 منیراحمد شیخ گواہ شدنمبر2 بشارت احمد خاں

مسل نمبر93071 میں رضیہ سلطانہ

زوجہ محمد یعقوب قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سروبا گارڈن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ20-4-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) طلائی زیور 1 تولہ مالیتی اندازاً -/22000 روپے(2)حق مہر -/15000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔الامتہ ۔رضیہ سلطانہ۔گواہ شدنمبر1 فیضان احمد وصیت نمبر 55896۔گواہ شدنمبر2 لقمان احمد ولد محمد یعقوب

مسل نمبر93072 میں احسان یعقوب

ولدمحمد یعقوب قوم بھٹی پیشہ سٹیل ورکرعمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سروبا گارڈن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ15-1-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3500 روپے ماہوار بصورت ...... مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔احسان یعقوب ۔گواہ شدنمبر1 محمد صادق وصیت نمبر 60575۔گواہ شدنمبر2 لقمان احمد ولد محمد یعقوب

مسل نمبر93073 میں نعمان احمد

ولدمحمد یعقوب قوم بھٹی پیشہ طالب علم عمر18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سروبا گارڈن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ20-4-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔نعمان احمد۔گواہ شدنمبر1 فیضان احمد۔ گواہ شدنمبر2 محمد یعقوب والدموصی

مسل نمبر93074 میں نداءمنیربٹ

بنت منیراحمد بٹ قوم بٹ پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اچھرکے شادیوال ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 9-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) طلائی بالیاں بوزن 3 گرام مالیتی -/6300روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔نداءمنیربٹ۔گواہ شدنمبر1 منیراحمد بٹ والدموصیہ۔گواہ شدنمبر2 طارق غنی بھٹی وصیت نمبر 35591

مسل نمبر93075 میں رداءمنیربٹ

بنت منیراحمد بٹ قوم بٹ پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اچھرکے شادیوال ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 9-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) طلائی ٹاپس بوزن 1 گرام مالیتی -/2100روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔رداءمنیربٹ۔گواہ شدنمبر1 منیراحمد بٹ والدموصی ۔گواہ شدنمبر2 طارق غنی بھٹی وصیت نمبر 35591

مسل نمبر93076 میں فیضان الرحمٰن

ولد منصوراحمد خان قوم خان پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نشیمن پارک شیخوپورہ شہر بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ29-12-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ مالیتی -/150000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔فیضان الرحمٰن ۔گواہ شدنمبر1 مبشراحمد شاد ولد لعل دین ۔ گواہ شدنمبر2 یاسرحسین ولد عزیز احمد چٹھہ

مسل نمبر93077 میں ممتازحمید

بیوہ عبدالحمید طارق (مرحوم) قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر18 بہوڑوضلع ننکانہ صاحب بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ9-9-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) طلائی زیورساڑھے تین تولے مالیتی اندازاً -/80000روپے(2) 1/8 حصہ وراثت مالیتی -/45000روپے (3)حق مہر -/10000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/8000 روپے ماہوار بصورت اعانت ازاولاد مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ۔ ممتازحمید ۔گواہ شد نمبر 1اظہرحمید ۔گواہ شدنمبر 2 ناصراحمد واہلہ

مسل نمبر93078 میں انیلہ حمید

بنت عبدالحمید طارق قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر18 بہوڑوضلع ننکانہ صاحب بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ9-9-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/400 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ۔انیلہ حمید۔ گواہ شدنمبر1 اظہرحمید۔گواہ شدنمبر2 فہیم احمد

مسل نمبر93079 میں ثمینہ خالد

زوجہ خالدنسیم قوم اٹھوال جٹ پیشہ خانہ داری عمر25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر18 بہوڑوضلع ننکانہ صاحب بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ6-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) طلائی زیورڈیڑھ تولہ مالیتی -/30000 روپے(2)حق مہر -/50000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے ۔الامتہ۔ثمینہ خالد گواہ شدنمبر1 ناصراحمد واہلہ ۔گواہ شدنمبر2 خالدنسیم خاوندموصیہ

مسل نمبر93080 میں صوبیہ مقصود

بنت مقصوداحمد قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بہوڑو چک نمبر18 ضلع ننکانہ صاحب بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ10-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ۔صوبیہ مقصود۔گواہ شدنمبر1 مقصوداحمد والدموصیہ۔گواہ شدنمبر2 ناصراحمد واہلہ

مسل نمبر93081 میں حناء شریف

بنت شریف احمد قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت

پیدائشی احمدی ساکن بھوڑو چک نمبر 18 ضلع ننکانہ صاحب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-16 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ حناء شریف۔ گواہ شد نمبر 1 ناصر احمد واہلہ۔ گواہ شد نمبر 2 شریف احمد والد موصی

مسل نمبر 93082 میں مبشرہ طاہر

بنت طاہر احمد واہلہ قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھوڑو چک نمبر 18 ضلع ننکانہ صاحب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-17 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ مبشرہ طاہرہ۔ گواہ شد نمبر 1 ناصر احمد واہلہ۔ گواہ شد نمبر 2 راشد محمود واہلہ

مسل نمبر 93083 میں روبینہ سرور

بنت غلام سرور قوم بھٹی پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھوڑو چک نمبر 18 ضلع ننکانہ صاحب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-16 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور 9 ماشے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ روبینہ ظفر گواہ شد نمبر 1 غلام سرور والد موصیہ۔ گواہ شد نمبر 2 ناصر احمد واہلہ

مسل نمبر 93084 میں امتہ الروف

زوجہ محمد شبیر احمد قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھوڑو چک نمبر 18 ضلع ننکانہ صاحب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-16 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور 5 تولے اندازاً مالیتی -/120000 روپے (2) حق مہر -/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ امتہ الروف گواہ شد نمبر 1 مبارک احمد۔ گواہ شد نمبر 2 محمد شبیر احمد خاوند موصیہ

مسل نمبر 93085 میں طاہرہ اشرف

زوجہ محمد اشرف قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھوڑو چک نمبر 18 ضلع ننکانہ صاحب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-8 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور 5 تولے مالیتی اندازاً -/120000 روپے (2) حق مہر -/25000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/400 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ طاہرہ اشرف گواہ شد نمبر 1 محمد اشرف خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر 2 وقاص احمد

مسل نمبر 93086 میں وسیم احمد

ولد محمد اشرف قوم جٹ بھٹی پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھوڑو چک نمبر 18 ضلع ننکانہ صاحب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-15 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ وسیم احمد۔ گواہ شد نمبر 1 محمد اشرف والد موصی۔ گواہ شد نمبر 2 ناصر احمد واہلہ

مسل نمبر 93087 میں محمد خالق

ولد محمد علی قوم جٹ سدھو پیشہ زراعت عمر 58 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام نگر چک نمبر 81R.B ضلع ننکانہ صاحب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-14 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) زرعی اراضی 5/1 ایکڑ (2) 9 مرلہ رہائشی مکان۔ اس وقت مجھے مبلغ -/30000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ محمد خالق۔ گواہ شد نمبر 1 محمد سلیم۔ گواہ شد نمبر 2 ناصر احمد واہلہ

مسل نمبر 93088 میں شاہینہ بشریٰ

بنت نصیر احمد قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھوڑو چک نمبر 18 ضلع ننکانہ صاحب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-16 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ شاہینہ بشریٰ۔ گواہ شد نمبر 1 نصیر احمد والد موصیہ۔ گواہ شد نمبر 2 ناصر احمد واہلہ

مسل نمبر 93089 میں مظفر احمد

ولد مبارک علی قوم جٹ پیشہ زراعت عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھوڑو چک نمبر 18 ضلع ننکانہ صاحب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-7 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) زمین برقبہ 3 کنال (2) مکان (ورثہ کا ہے) مالیتی اندازاً -/700000 روپے کا 1/7 حصہ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/18000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مظفر احمد۔ گواہ شد نمبر 1 محمد اعجاز۔ گواہ شد نمبر 2 ناصر احمد واہلہ

مسل نمبر 93090 میں محمد الیاس

ولد محمد یوسف (مرحوم) قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھوڑو چک نمبر 18 ضلع ننکانہ صاحب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-14 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ محمد الیاس۔ گواہ شد نمبر 1 ناصر احمد واہلہ۔ گواہ شد نمبر 2 راشد احمد واہلہ

مسل نمبر 93091 میں وقاص نثار

ولد نثار احمد قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھوڑو چک نمبر 18 ضلع ننکانہ صاحب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-16 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ وقاص نثار۔ گواہ شد نمبر 1 ناصر احمد واہلہ۔ گواہ شد نمبر 2 باسل احمد شاہد

مسل نمبر 93092 میں توقیر ناصر واہلہ

ولد ناصر احمد واہلہ قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھوڑو چک نمبر 18 ضلع ننکانہ صاحب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-18 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ توقیر ناصر واہلہ۔ گواہ شد نمبر 1 راشد محمود واہلہ۔ گواہ شد نمبر 2 ناصر احمد واہلہ

مسل نمبر 93093 میں کامران سلیم

ولد محمد سلیم قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھوڑو چک نمبر 18 ضلع ننکانہ صاحب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-14 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ کامران سلیم۔ گواہ شد نمبر 1 ناصر احمد گواہ شد نمبر 2 محمد سلیم

مسل نمبر 93094 میں نفیس احمد

ولد محمد سرور قوم اٹھوال پیشہ ملازمت عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھوڑو چک نمبر 18 ضلع ننکانہ صاحب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-14 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5400 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ نفیس احمد واہلہ۔ گواہ شد نمبر 1 راشد احمد واہلہ۔ گواہ شد نمبر 2 ناصر احمد واہلہ

مسل نمبر 93095 میں مقصودہ بی بی

زوجہ محمد اعظم قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 18 بھوڑو ضلع ننکانہ صاحب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-16 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 3 تولے مالیتی -/72000 روپے (2) حق مہر -/15000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ مقصودہ بی بی۔ گواہ شد نمبر 1 محمد ریاض۔ گواہ شد نمبر 2 ناصر احمد واہلہ

مسل نمبر 93096 میں نادیہ مظہر

زوجہ محمد احمد مظہر قوم کھوکھر پیشہ ٹیوشن عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن خان ماڈل کالونی فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-02-15 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 7.5 تولہ مالیتی -/100000 روپے (2) حق مہر وصول شدہ بصورت درج بالا زیور۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت ٹیوشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔

نادیہ مظہر۔گواہ شدنمبر 1 محمد احمد مظہر۔گواہ شد نمبر 2 ملک احمد سجاد

مسل نمبر 93097 میں ڈاکٹر نعیم احمد فضل

ولد چوہدری فضل کریم قوم راجپوت پیشہ ڈاکٹر عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلّہ شریف پورہ فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-9-2 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) 4 مرلہ رہائشی مکان مالیتی -/800000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/15000 روپے ماہوار بصورت ......مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔ڈاکٹر نعیم احمد فضل۔گواہ شد نمبر 1 فضل احمد فضل۔گواہ شد نمبر 2 عبیداللہ

مسل نمبر 93098 میں عزیز بیگم

زوجہ ڈاکٹر نعیم احمد فضل قوم ملک پیشہ خانہ داری عمر 49 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلّہ شریف پورہ فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-9-2 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور 3 تولے مالیتی -/50000 روپے (2) حق مہر اداشدہ -/5000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔عزیز بیگم۔گواہ شد نمبر 1 فضل احمد فضل۔گواہ شد نمبر 2 عبیداللہ

مسل نمبر 93099 میں ثوبیہ فیاض

بنت میاں فیاض احمد قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پیپلز کالونی نمبر 1 فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-6-6 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔ثوبیہ ریاض۔گواہ شد نمبر 1 ڈاکٹر نصیر احمد وصیت نمبر 30272۔گواہ شد نمبر 2 میاں ریاض احمد

مسل نمبر 93100 میں گلفام شہزاد

ولد مشتاق احمد قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 61ر۔ب بیدیانوالہ ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-22 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔گلفام شہزاد۔گواہ شد نمبر 1 منور احمد گواہ شد نمبر 2 ہارون احمد

مسل نمبر 93101 میں شریف احمد

ولد چراغ دین قوم آرائیں پیشہ زمیندارہ عمر 80 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نثار کالونی فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-07-11 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) زرعی اراضی برقبہ 19 ایکڑ 2 کنال واقع گوکھووال مالیتی -/1800000 روپے۔اس وقت مجھے بصورت زمیندارہ مبلغ -/24000 روپے سالانہ آمداز جائیداد بالا ہے ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔ شریف احمد۔گواہ شد نمبر 1 میاں بشیر احمد۔گواہ شد نمبر 2 ناصر احمد

مسل نمبر 93102 میں امتل حفیظ

زوجہ شریف احمد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 65 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نثار کالونی فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-07-01 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 6 تولے مالیتی -/100000 روپے (2) حق مہر وصول شدہ -/1000 روپے (3) بینک بیلنس -/100000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔امتل حفیظ۔گواہ شد نمبر 1 طاہر احمد شکیل وصیت نمبر 53101۔گواہ شد نمبر 2 محمد احسان وصیت نمبر 43456

مسل نمبر 93103 میں رُشدہ حمید

بنت عبدالحمید قوم مغل پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نثار کالونی فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-10-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔رُشدہ حمید۔گواہ شد نمبر 1 قیصر محمود وصیت نمبر 40402۔گواہ شد نمبر 2 عبدالحمید

مسل نمبر 93104 میں سمیرا اعجاز

زوجہ چوہدری اعجاز احمد قوم دیوجٹ پیشہ خانہ داری عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سرفراز کالونی فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-05-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر وصول شدہ -/30000 روپے (2) طلائی زیور بوزن 3 تولے مالیتی -/60000 روپے ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/800 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔ سمیرا اعجاز۔گواہ شد نمبر 1 ظفراللہ رشید وصیت نمبر 61711 گواہ شد نمبر 2 اعجاز احمد چوہدری

مسل نمبر 93105 میں امتہ النور

زوجہ وسیم احمد طارق قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن المعصوم ٹاؤن فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-01-28 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 15 تولہ (2) حق مہر -/100000 روپے (3) پلاٹ برقبہ 33 مرلے واقع دیوکالونی فیصل آباد۔اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ امتہ النور۔گواہ شد نمبر 1 وسیم احمد طارق گواہ شد نمبر 2 مبشر احمد

مسل نمبر 93106 میں نائلہ عمران

زوجہ ڈاکٹر عمران بشیر قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پیپلز کالونی نمبر 2 فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-02-09 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 20 تولے مالیتی -/400000 روپے (2) حق مہر بذمہ خاوند -/100000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ ۔ نائلہ عمران ۔گواہ شد نمبر 1 ڈاکٹر بشیر احمد۔ گواہ شد نمبر 2 عثمان احمد

مسل نمبر 93107 میں سعد منصور رانا

ولد سجاد منصور قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ریلوے کالونی فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-07-17 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔سعد منصور رانا۔گواہ شد نمبر 1 جاوید اقبال گواہ شد نمبر 2 اعجاز احمد

مسل نمبر 93108 میں تزین اظہر

زوجہ اظہر احمد باجوہ قوم وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مدینہ ٹاؤن فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-08-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند -/50000 روپے (2) طلائی زیور بوزن 18 تولے مالیتی -/400000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ ۔ تزین اظہر۔گواہ شد نمبر 1 جاوید اقبال۔گواہ شد نمبر 2 اظہر احمد باجوہ

مسل نمبر 93109 میں بسمہ اللہ ملک

زوجہ ملک امیر الدین ناصر قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر 46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مدینہ ٹاؤن فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-06-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 20 تولے مالیتی -/400000 روپے (2) حق مہر وصول شدہ -/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ بسمہ اللہ ملک۔گواہ شد نمبر 1 محمود احمد۔گواہ شد نمبر 2 جاوید اقبال

مسل نمبر 93110 میں عثمان یوسف

ولد محمد یوسف قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر 18 سال بیعت 2002ء ساکن مدینہ ٹاؤن فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-07-14 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔عثمان یوسف۔گواہ شد نمبر 1 اعجاز احمد۔ گواہ شد نمبر 2 طیب احمد طاہر

مسل نمبر 93111 میں نورین اعجاز

بنت محمد اعجاز قوم بھٹی پیشہ طالب علم عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مدینہ ٹاؤن فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-06-01 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 1 تولہ مالیتی -/25000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ۔ نورین اعجاز۔گواہ شد نمبر 1 محمد اعجاز۔گواہ شد نمبر 2 علی عثمان

مسل نمبر 93112 میں عثمان نعیم

ولد نعیم احمد قوم کھرل پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نعمت کالونی فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 17-07-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عثمان نعیم۔ گواہ شد نمبر 1 طیب احمد طاہر۔ گواہ شد نمبر 2 بلال کریم

مسل نمبر 93113 میں حذیفہ سلمان

ولد رضوان اختر قوم چیمہ پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مدینہ ٹاؤن فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 11-09-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ حذیفہ سلمان۔ گواہ شد نمبر 1 اعجاز احمد۔ گواہ شد نمبر 2 طیب احمد طاہر

مسل نمبر 93114 میں نسیم احمد

ولد بشیر احمد قوم بھنگو جٹ پیشہ ملازمت عمر 51 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن عثمان کالونی فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 01-10-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) 10 کنال بارانی اراضی واقع 110/TDA ضلع لیہ مالیتی -/250000 روپے (2) مکان برقبہ 8 مرلہ کا 1/2 حصہ مالیتی -/1800000 روپے (3) نقد رقم -/200000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/20000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/2000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ نسیم احمد۔ گواہ شد نمبر 1 حافظ محمد اکرم وصیت نمبر 27002 گواہ شد نمبر 2 شیخ حفیظ احمد تنویر

مسل نمبر 93115 میں تسنیم عنبر

بنت نسیم احمد قوم بھنگو جٹ پیشہ طالب علم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن عثمان کالونی فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 01-10-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ تسنیم عنبر۔ گواہ شد نمبر 1 حافظ محمد اکرم حفیظ وصیت نمبر 27002۔ گواہ شد نمبر 2 نسیم احمد

مسل نمبر 93116 میں ساجدہ کنول

بنت مرزا محمد اصغر قوم مغل پیشہ ملازمت عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مصطفیٰ آباد فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 04-02-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) ایک جوڑی بالی وزن 5.400 گرام مالیتی -/9180 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/27797 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ ساجدہ کنول۔ گواہ شد نمبر 1 شیخ حفیظ احمد تنویر۔ گواہ شد نمبر 2 مرزا محمد سہیل

مسل نمبر 93117 میں محمد زوہیب

ولد محمد اکرم قوم کھرل پیشہ طالب علم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مصطفیٰ آباد فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 13-08-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ ...... سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ محمد زوہیب۔ گواہ شد نمبر 1 رانا محمد اسلم گواہ شد نمبر 2 محمد اکرم

مسل نمبر 93118 میں نوید عمر

ولد شیخ شہزاد ندیم قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مصطفیٰ آباد فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 24-08-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ نوید عمر۔ گواہ شد نمبر 1 رضوان احمد۔ گواہ شد نمبر 2 محمد رفیق خان

مسل نمبر 93119 میں رضوانہ گل

زوجہ محمد اصغر قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 53 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مراد کالونی فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 01-3-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) حق مہر -/2000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ رضوانہ گل۔ گواہ شد نمبر 1 سمیع اللہ بٹ۔ گواہ شد نمبر 2 محمود علی شاہ

مسل نمبر 93120 میں ریحانہ کوثر

زوجہ مطیع اللہ بٹ قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بدر روڈ شالیمار پارک فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 07-09-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 3 تولے مالیتی -/45000 روپے (2) حق مہر -/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ ریحانہ کوثر گواہ شد نمبر 1 حمید اللہ۔ گواہ شد نمبر 2 مطیع اللہ

مسل نمبر 93121 میں بشریٰ سمیع

زوجہ سمیع اللہ بٹ قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈی ٹائپ فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-09-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 1 تولہ مالیتی -/15000 روپے (2) حق مہر -/5000 روپے اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ بشریٰ سمیع۔ گواہ شد نمبر 1 محمد طاہر بٹ وصیت نمبر 40403۔ گواہ شد نمبر 2 اعجاز احمد بٹ

مسل نمبر 93122 میں امتہ الباسط

زوجہ حبیب اللہ بھٹہ قوم بھٹہ جٹ پیشہ خانہ داری عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن برکت پورہ فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 28-05-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 8 تولے مالیتی -/192000 روپے (2) حق مہر بذمہ خاوند -/40000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ امتہ الباسط۔ گواہ شد نمبر 1 اعجاز احمد بٹ وصیت نمبر 22383۔ گواہ شد نمبر 2 محمد طاہر بٹ وصیت نمبر 40403

مسل نمبر 93123 میں صباء محمود

بنت محمود علی شاہ قوم سید پیشہ طالب علم عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شادی پور فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 22-05-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 1 تولہ مالیتی -/20000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ صباء محمود۔ گواہ شد نمبر 1 سید زاہد محمود شاہ۔ گواہ شد نمبر 2 سید محمود علی شاہ

مسل نمبر 93124 میں نرگس اقبال

بنت محمد اقبال قوم رائے کھرل پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علامہ اقبال کالونی فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 17-03-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ نرگس اقبال۔ گواہ شد نمبر 1 محمد طاہر بٹ وصیت نمبر 40403۔ گواہ شد نمبر 2 اعجاز احمد بٹ وصیت نمبر 22383

مسل نمبر 93125 میں طاہرہ اقبال

بنت محمد اقبال قوم رائے کھرل عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علامہ اقبال کالونی فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 17-03-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ طاہرہ اقبال۔ گواہ شد نمبر 1 محمد طاہر بٹ وصیت نمبر 40403۔ گواہ شد نمبر 2 اعجاز احمد بٹ وصیت نمبر 22383

مسل نمبر 93126 میں یٰسمین اختر

بیوہ اللہ بخش (مرحوم) قوم وینس جٹ پیشہ خانہ داری عمر 53 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 202 ر۔ب بھائی والہ ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 02-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) حق مہر -/10000 روپے (2) طلائی زیور بوزن 3 تولے مالیتی -/60000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ یٰسمین اختر۔ گواہ شد نمبر 1 حکیم محمود احمد۔ گواہ شد نمبر 2 ایاز محمود

☆......☆......☆......☆......☆

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم محمد شفیق ناصر صاحب منتظم اصلاح وارشاد مجلس خدام الاحمدیہ نصیر آباد رحمٰن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کو مورخہ 27 نومبر 2008ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کو ازراہ شفقت وقف نو کی بابرکت تحریک میں قبول فرماتے ہوئے منیب احمد نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم محمد سلیم جاوید صاحب اکاؤنٹنٹ انصاراللہ مرکزیہ کا پوتا اور مکرم حکیم خورشید احمد صاحب مرحوم سابق صدر محلّہ ناصر آباد شرقی ربوہ کا نواسہ ہے۔

اسی طرح خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ نازیہ عصمت صاحبہ اہلیہ مکرم عصمت اللہ صاحب ولد مکرم رحمت علی صاحب کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے ایک بیٹے اور بیٹی کے بعد دوسری بیٹی سے مورخہ 27 نومبر 2008ء کو نوازا ہے۔ نومولودہ کا نام نائلہ عصمت تجویز ہوا ہے۔ احباب کرام سے دونوں بچوں کی صحت و سلامتی والدین کیلئے قرۃ العین ہونے اور نیک و خادم دین بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

تقریب شادی

مکرم میاں عبدالکریم کوثر صاحب سیکرٹری امور عامہ رحمٰن کالونی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے محترم بشارت الرحمٰن عمران صاحب رحمٰن کالونی ربوہ کی تقریب شادی مورخہ 22 نومبر 2008ء کو منعقد ہوئی۔ بعدازاں 22 نومبر 2008ء کو بارات ناصر آباد شرقی گئی روانگی کے وقت دعا مکرم عبدالرشید صاحب اٹھوال مربی سلسلہ نے کروائی اور 23 نومبر کو رفیع بینکوئٹ ہال میں دعوت ولیمہ ہوئی اس موقع پر محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ نے دعا کروائی۔ اس سے قبل ان کے نکاح کا اعلان محترمہ مہوش سلام صاحبہ بنت محترم عبدالسلام صاحب ناصر آباد شرقی ربوہ سے محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر رشتہ ناطہ نے 9 دسمبر 2007ء کو بیت مبارک میں کیا تھا۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس نو بیاہتا جوڑے کو اپنی حفظ وامان میں رکھے۔ سدا خوش رکھے۔ انہیں ایک دوسرے کیلئے اور ان کی اولاد کو ان کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے اور دین و دنیا کی حسنات سے نوازے۔ آمین

ولادت

محترم ڈاکٹر کریم اللہ صاحب زیروی امریکہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کے بیٹے مکرم ڈاکٹر خالد محمود صاحب زیروی اور بہو مکرمہ ڈاکٹر کوکب زیروی صاحبہ میری لینڈ امریکہ کو مورخہ 25 نومبر 2008ء کو دو بیٹوں کے بعد پہلی بیٹی سے نوازا ہے اور اس کا نام الیسا نور زیروی تجویز ہوا ہے۔ نومولودہ حضرت ملک سیف الرحمٰن صاحب اور مکرم صوفی خدابخش صاحب عبد زیروی کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بچی کو نیک، صالحہ، خادمہ دین، آنکھوں کی ٹھنڈک، درازی عمر والی اور خلافت کی سلطان نصیر بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم میاں عبدالکریم کوثر صاحب سیکرٹری امور عامہ رحمٰن کالونی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کے بیٹے مکرم رحمت الحق منصور صاحب مقیم کینیڈا کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 5 نومبر 2008ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ بچے کا نام جلیس احمد رکھا گیا ہے۔ نیز بچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم چوہدری نذیر احمد نسیم صاحب ایڈووکیٹ کینیڈا کا نواسہ اور مکرم چوہدری رحمت علی صاحب مرحوم رائے پوری آف تخت ہزارہ کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو درازی عمر نیز خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم ماسٹر منظور احمد صاحب ظفر سابق صدر محلّہ دارالشکر ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے مکرم نسیم احمد صاحب کارکن مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کو مورخہ 17 نومبر 2008ء کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچے کا نام تفہیم احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک خادم دین اور والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

سونامی کے قہر زدگان کے لئے ریلیف فنڈ کی تحریک

26 دسمبر 2004ء کو براعظم ایشیا کے جنوبی ممالک سماٹرا، تھائی لینڈ، انڈونیشیا، ملائشیا، سری لنکا مالدیپ اور بھارت سمیت 2000 کلومیٹر سے بھی زائد رقبہ پر مشتمل خطہ میں آئے ہولناک سمندری زلزلہ اور سونامی لہروں کی قیامت نے یکلخت دو لاکھ سے بھی زائد انسانی جانوں کو نگل لیا۔ انسانی ہمدردی کے ناطے امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مخلصین جماعت احمدیہ عالمگیر کو بھی آفت زدگان کی امداد کے لئے زیادہ سے زیادہ ریلیف مہیا کرنے کی تلقین فرمائی اور اس کام کو فوری طور پر شروع کرنے کے لئے ازراہ شفقت مرکزی فنڈ سے دس لاکھ روپے کی رقم مرحمت فرمائی۔

جماعتی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 28 جنوری 2005ء میں فرمایا:۔

ہیومینیٹی فرسٹ جو جماعتی ادارہ ہے خدمت خلق کا اس کے تحت مختلف ملکوں میں ذمہ داری سونپی گئی تھی۔ اس کے تحت جماعت جرمنی نے اور بھارت نے مل کر ہندوستان میں یہ خدمت خلق کی کارروائی کی اور علاج معالجے کی وہاں سہولتیں بہم پہنچا رہے ہیں۔ ساڑھے چار ہزار کے قریب مریضوں کا علاج ہو چکا ہے اور تقریباً ساڑھے تین ہزار ایسے لوگ جن کو کھانے پینے کی ضرورت تھی ان کو خوراک مہیا ہوتی ہے اور ہیومینیٹی فرسٹ (Humanity First) کے ذریعے سے تقریباً سات لاکھ اور کچھ یوکے کی جماعت نے دیا۔ تو آٹھ لاکھ ڈالر سے اوپر۔ ان کا خیال ہے کہ ہم کم از کم ایک ملین ڈالر پیش کریں، اس خدمت خلق کے لئے خرچ کریں۔ اس کے علاوہ دنیا کی جماعتوں میں بھی ہر ملک میں اپنے اپنے وسائل کے لحاظ سے وہاں کے ان ملکوں کے سفارت خانوں میں مدد کے چیک جماعت کی طرف سے دیئے ہیں۔ ...... سری لنکا بھی ڈاکٹروں کا وفد بھجوایا گیا تھا۔ ...... یہ بھی روزانہ خدمت کرتے رہے۔ پھر کچھ مچھیرے تھے جن کی کشتیاں تباہ ہوگئی تھیں۔ ان کشتیوں کی مرمت کی۔ پھر انڈونیشیا میں امریکہ اور یوکے، دونوں اس خدمت کا فرض سرانجام دے رہے ہیں۔ اور یہاں ایک جگہ Lamno سب سے زیادہ متاثرہ علاقہ ہے۔ اور یہاں اتنی اونچی لہریں آئی ہیں کہ تین تین منزلہ مکانوں کی چھتوں پہ کشتیاں اور جہاز جا کے کھڑے ہوگئے۔ اور میل ہا میل تک سمندری لہروں نے انسانی آبادی کا نام ونشان مٹا دیا۔ صرف جماعت احمدیہ ہے جس نے یہاں متاثرین کے لئے خوراک کی صورت مہیا کی ہے۔ اور کوئی بھی تنظیم یہاں تک ابھی خدمت کے لئے نہیں پہنچی۔ پھر Lambaro میں یہاں بھی آٹھ سو سے ہزار افراد تک بچے ہوئے لوگوں کی روزانہ خدمت چالیس خدام کر رہے ہیں۔ تین وقت کا کھانا ان کو مہیا ہوتا ہے۔ اب انڈونیشیا کی جماعت کا پلان یہ بھی ہے، ان کو اس بات کی اجازت بھی دے دی ہے کہ آئندہ دو ماہ تک جب تک وہ سیٹل نہیں ہو جاتے وہاں ان لوگوں کے لئے جو بچے ہیں خوراک کا انتظام ہوتا رہے۔

اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس آبادی میں دوسرے تمام ادارے ہیومینیٹی فرسٹ کے تحت کام کر رہے ہیں۔ امریکہ نے وہاں پچاس واٹر پمپ لگانے کا وعدہ کیا ہے کیونکہ وہاں پینے کے پانی کی قلت ہے۔ انڈونیشیا، یوکے اور امریکہ سے 24 ڈاکٹر، 6 ہومیو پیتھی ڈاکٹر، اور 6 دوسرے افراد پر مشتمل عملہ اور 74 خدام یہاں کام کر رہے ہیں اور پہلے تو کافی تعداد میں مریض دیکھے تھے۔ اب روزانہ 100، 150 مریض یہ لوگ دیکھ رہے ہیں۔ انڈونیشیا نے ہندوستان اور پاکستان سے جو مدد آئی تھی، یہاں تقریباً اڑھائی اڑھائی سو فوجی تھے یہاں۔ وہاں انڈونیشیا کی حکومت ہیومینیٹی فرسٹ کے کام سے اس طرح متاثر ہوئی ہے، بلکہ یہ لوگ خود بھی کہ وہ ان کے ساتھ مل کے کام کر رہے ہیں بلکہ پاکستانیوں نے یہ بھی درخواست کی ہے کہ جب ہم فروری میں چلے جائیں گے تو صرف آپ ہی ہمارے ملٹری ہسپتال کو سنبھالیں۔ لیکن یہ بات اگر............ کو پہنچ گئی تو بڑا سخت اعتراض ہوگا۔ ...... اسی طرح انڈونیشیا کے سفارتخانے نے ہیومینیٹی فرسٹ سے درخواست کی کہ ہمیں بہت سی امداد مل رہی ہے لیکن ہماری خواہش یہ ہے کہ آپ جس طرح افریقہ میں غریبوں کی امداد کرتے ہیں اسی طرح ہماری بھی مدد کریں۔ تو اس پروگرام کے تحت انڈونیشین سفارتخانے نے یہاں مقیم انڈونیشین باشندوں اور دوسرے مسلمانوں، سب کو یہی ہدایت کی ہے کہ وہ جماعت یوکے سے رابطہ کریں۔

اور اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے چالیس فٹ لمبائی کے 13 کنٹینرز کی اس جماعت کے ذریعہ سے امداد کی جا چکی ہے تقریباً 2 لاکھ 45 ہزار کلو وزن کی یہ امداد تھی۔ جس میں 78 ہزار کھانے پینے کی، ضروریات کی چیزیں تھیں۔ اور ایک سو تیس ہزار (130,000) کپڑے اور دوسری چیزیں تھیں۔

(الفضل 10 مئی 2005ء)

☆......☆......☆

تعطیل

مورخہ 27 دسمبر 2008ء کو بے نظیر بھٹو کے یوم وفات پر قومی تعطیل کی وجہ سے اخبار الفضل شائع نہیں ہوگا۔ خریداران وایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

کوالٹی جیولری میں با اعتماد نام
رحیم جیولرز
نور مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ 047-6215045

درخواست دعا

مکرم عبدالرحمٰن بیگ صاحب تحریر کرتے ہیں۔

مکرم نصیر احمد انجم صاحب مدیر ماہنامہ انصاراللہ کے دل کا بائی پاس طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں کامیابی سے ہوا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم محمد انوارالحق صاحب کلرک شعبہ مال دفتر دارالذکر جماعت احمدیہ لاہور تحریر کرتے ہیں۔

عزیزہ آنسہ یوسف بنت مکرم ٹھیکیدار محمد یوسف صاحب راہوالی ضلع گوجرانوالہ گزشتہ کئی دنوں سے بعارضہ معدہ بیمار ہے کھانا پینا ہضم نہیں ہورہا فوراً قے آجاتی ہے۔ کمزوری دن بدن بڑھ رہی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ شافی مطلق خدا محض اپنے خاص فضل سے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ہر تکلیف سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم مبشر احمد صاحب ولد مکرم ماسٹر محمد اکرم صاحب دارالصدر جنوبی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ 20 دسمبر 2008ء کو محلّہ دارالبرکات میں خاکسار کے مکان کے سنگ بنیاد کی تقریب ہوئی اس موقع پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب امیر مقامی نے حضور انور سے دعا کروائی گئی اینٹ رکھی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے لئے نیا گھر ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ آمین

ولادت

مکرم طارق حیات صاحب مربی سلسلہ ریسرچ سیل تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم فرحت حیات صاحب کو اللہ تعالیٰ نے دو بیٹوں کے بعد مورخہ یکم دسمبر 2008ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچی کا نام سطوت حیات عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک صالحہ اور خادمہ دین بنائے۔ آمین

اعلان داخلہ

بحریہ یونیورسٹی اسلام آباد، کراچی نے موسم بہار 2009ء کے لئے درج ذیل پروگرامز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ (i) بی بی اے (ii) ایم بی اے (iii) بی ایس (iv) ایم ایس (v) پی جی ڈی (vi) ایم فل (vii) پی ایچ ڈی (viii) بی سی ایس (ix) ایم ایس سی

درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 30 دسمبر 2008ء ہے۔ جبکہ داخلہ ٹیسٹ 4,3 جنوری 2009ء کو ہوگا۔

مزید معلومات کیلئے فون نمبرز 021-9240002، 051-9260002 پر رابطہ کریں یا مندرجہ ذیل ویب سائٹ وزٹ کریں۔

www.bahria.edu.pk

(نظارت تعلیم)

خبریں

ملکی وغیر ملکی ذرائع ابلاغ سے

لاہور جی او آر ٹو کے قریب 2 بم دھماکے

لاہور کے علاقہ جی او آر ٹو کے قریب 2 کار بم دھماکوں میں ایک خاتون جاں بحق اور 5 افراد زخمی ہو گئے ہیں۔ زخمی ہونے والوں کا تعلق ایک ہی خاندان سے ہے۔ دوسرا دھماکہ گاڑی کے اوپر ٹرانسفارمر پھٹنے سے ہوا۔ دھماکے سے اردگرد کی عمارتوں کو شدید نقصان پہنچا۔ زخمیوں کو سروسز ہسپتال میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ دھماکے کا شکار ہونے والے میاں بیوی کرسمس کی تیاری کے لئے سامان لے کر جا رہے تھے۔ خاتون کے شوہر شاور مسیح کو شدید زخمی حالت میں ہسپتال منتقل کر دیا گیا ہے وزیراعظم نے اس واقعہ میں جانی و مالی نقصان پر افسوس کا اظہار کیا ہے۔

کینسر کے موثر علاج کی دریافت کا دعویٰ

آسٹریلیا کے سائنسدانوں نے کینسر کے موثر علاج کی دریافت کا دعویٰ کر دیا۔ سائنسدانوں نے مختلف دواؤں کو یکجا کرنے کے بعد طاقتور تھراپی کا طریقہ دریافت کیا۔ لیبارٹری میں اس طریقہ علاج کو چوہے پر آزمایا گیا جس کی وجہ سے چوہے میں کینسر کے خلیات ختم ہو گئے۔ سائنسدانوں نے امید ظاہر کی ہے کہ نئی دریافت سے کینسر کے مریض زیادہ عرصے تک زندہ رہ سکیں گے اور علاج کے دوران انہیں کم سے کم مضر اثرات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

بنگلہ دیش میں ایڈز سے 42 افراد ہلاک

بنگلہ دیش میں ایڈز کے باعث کم از کم 42 افراد ہلاک ہو گئے جبکہ مزید 11 ایڈز سے متاثرہ مریضوں کی تصدیق ہو گئی ہے۔ گزشتہ سال ایڈز سے 123 افراد ہلاک ہوئے جبکہ 364 مریضوں میں ایڈز کے جراثیم پائے گئے۔ بنگلہ دیش کے ایڈیشنل سیکرٹری صحت نے کہا کہ منشیات اور جنسی توانائی کی حامل ادویات کا استعمال ایڈز کی سب سے بڑی وجہ ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 26۔دسمبر

طلوع فجر	5:37
طلوع آفتاب	7:04
زوال آفتاب	12:09
غروب آفتاب	5:13

LEARN LANGUAGE German
By German Lady Teacher
صرف خواتین کے لیے
Contact #: 0302-7681425 & 047-6211298

برائے فروخت
نصیر آباد عزیز میں 10 مرلہ کا کونے کا پلاٹ مناسب قیمت پر برائے فروخت ہے۔
پراپرٹی ڈیلرز سے معذرت کے ساتھ
رابطہ: 03336706649

اکسیر اولاد نرینہ
مکمل کورس -/1400 روپے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434

طاہر ہومیو پیتھک کنسلٹیشن کلینک
ڈاکٹر مرتضیٰ احمد ایم بی بی ایس K.E ایم ڈی ایران
اللہ کے فضل سے ہر طرح کے پیچیدہ، کرانک اور لاعلاج امراض کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے۔ مشورہ کیلئے بالمشافہ ملیں یا اپنے مفصل حالات لکھ کر بذریعہ پوسٹ میڈیسن طلب کر سکتے ہیں
424-D فیصل ٹاؤن لاہور نزد گورمے بیکرز
0322-4223537 042-5221477

اقصیٰ فیبرکس
لیڈیز جینٹس Bonanza سویٹر، جرسیاں
ریڈی میڈ پینٹ شرٹ، کرتہ شلوار قمیض، کھدر واش اینڈ ویئر بوسکی وول انڈین سوٹ، ایک دام، مناسب قیمت
0300-7704339 اقصیٰ چوک ربوہ

خوشخبری احباب جماعت کے لئے
4 فٹ ڈش بمعہ ڈیجیٹل ریسیور تمام مارکیٹ سے بارعایت خرید فرمائیں یہ آفر محدود مدت تک ہے۔ نیز UPS ایک سال کی وارنٹی کے ساتھ بارعایت خرید فرمائیں۔
طالب دعا: شوکت ریاض قریشی
نواز سیٹلائٹ فیصل مارکیٹ 3 ہال روڈ لاہور
0300-9419235-042-7351722

خالص سونے کے زیورات
Ph:6212868 Res:6212867
Mob: 0333-6706870
میاں اظہر احمد میاں مظہر احمد
فینسی جیولرز
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

اسلام آباد، راولپنڈی کے بعد اب لاہور میں
HAROON'S
شاپ نمبر 26-27-28 قذافی سٹیڈیم لاہور
فرنیچرز۔ شوز۔ جیولری۔ بیگ
کراکری اور دیگر گفٹ آئٹمز
042-5715591 0300-8560433
طالب دعا: عامر سجاد

WEDDING | PARTY | EVERYDAY
SHARIF JEWELLERS SINCE 1957
Rabwah
Aqsa Road 6212515 6215455
Railway Road 6214750 6214760
www.sharifjewellers.com

قانونی مشاورت وقانونی دستاویزات
رجسٹری وپراپرٹی ٹرانسفر کیلئے
خان لاء ایسوسی ایٹس
10-M کرسٹل ٹاور لبرٹی مارکیٹ لاہور
0333-4262201- 042-5789565-5789765

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔
وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
گنیا (معیاری پیمائش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب درہ سٹاپ ربوہ
فون فیکٹری: 6215713 گھر: 6215219
پروپرائٹر: رانا محمود احمد موبائل: 0332-7063013

تقریبات آپ کی ...... معیار ہمارا | پرسکون ماحول | فل ائرکنڈیشنڈ | وسیع پارکنگ
ربوہ کا پہلا شادی ہال جس میں مردوں اور خواتین کیلئے علیحدہ ہال
بکنگ جاری ہے
الرفیع بینکوئٹ ہال
رابطہ رشید برادرز گولبازار ربوہ
047-6215155-6211584

FD-10

خلافت جوبلی اور جلسہ سالانہ قادیان کی خوشی میں
سپر دھماکہ آفر
اب اپنی MTA کی ڈش بالکل مفت ٹھیک کروائیں
مکمل ڈش سسٹم 4800 روپے میں لگوائیں
صرف دسمبر کیلئے
اس کے علاوہ: ریفریجریٹر، ڈیپ فریزر، واشنگ مشین، کوکنگ رینج
مائیکرو ویو اوون، گیزر اور UPS بازار سے بارعایت حاصل کریں۔
FAKHAR ELECTRONICS
فخر الیکٹرونکس
1۔ لنک میکلوڈ روڈ جودھا مل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
PH:042-7223347,7239347,7354873
Mob:0300-4292348,0300-9403614